Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 56

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

16 ربیع الاول 1428 ہجری 5 شہادت 1386 ہش 5 اپریل 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 31 مارچ 2007 (ایم ٹی اے)

سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور پُر نور نے مسجد بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اللہ تعالیٰ کی صفت مالک یوم الدین کے حوالہ سے احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔ احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو

ارشاد باری تعالیٰ

وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان: آیت 75)

ترجمہ: اور وہ لوگ بھی (رحمٰن کے بندے ہیں) جو یہ کہتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں متقیوں کا امام بنا۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ (ابن ماجہ)

ترجمہ: اپنی اولاد کی عزت کرو اور ان کی بہترین تربیت کرو۔

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

"خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اُسی قدر کوشش اس امر میں کرو...... وہ کام کرو جو اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کریگا" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

"پس جب تک اولاد کی خواہش اس غرض کیلئے نہ ہو کہ وہ دیندار اور متقی ہو اور خدا تعالیٰ کی فرمانبردار ہو کر اس کے دین کی خادم بنے بالکل فضول بلکہ ایک قسم کی معصیت اور گناہ ہے اور باقیات الصالحات کی بجائے اس کا نام باقیات السیئات رکھنا جائز ہوگا۔ لیکن اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں صالح اور خدا ترس اور خادم دین اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو اس کا یہ کہنا بھی نرا ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہوگا جب تک کہ وہ خود اپنی حالت میں ایک اصلاح نہ کرے۔ اگر خود فسق و فجور کی زندگی بسر کرتا ہے اور منہ سے کہتا ہے کہ میں صالح اور متقی اولاد کی خواہش کرتا ہوں تو وہ اپنے اس دعویٰ میں کذاب ہے۔ صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے۔ اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی۔ اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات الصالحات کا مصداق کہیں۔ اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے املاک و اسباب کی وارث ہو یا وہ بڑی نامور اور مشہور ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے"

(ملفوظات جلد دوم)

"بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے متعلق کچھ مال چھوڑنا چاہئے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال ان کو نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو طالح نہ ہو۔ مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسے لوگ اولاد کیلئے مال جمع کرتے ہیں اور اولاد کی صلاحیت کی فکر اور پرواہ نہیں کرتے۔ وہ اپنی زندگی میں ہی اولاد کے ہاتھوں سے نالاں ہوتے ہیں۔ اور اس کی بداطواریوں سے مشکلات میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ مال جو انہوں نے خدا جانے کن کن حیلوں اور طریقوں سے جمع کیا تھا آخر بدکاری اور شراب خوری میں صرف ہوتا ہے اور وہ اولاد ایسے ماں باپ کیلئے شرارت اور بدمعاشی کی وارث ہوتی ہے"۔ (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء)

"حضرت داؤد علیہ السلام کا قول ہے کہ میں بچہ تھا جوان ہوا اور اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو۔ اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔ پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کیلئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ۔ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کیلئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کیلئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اس قدر کوشش اس امر میں کرو" (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۰۹)

116واں جلسہ سالانہ قادیان 2007ء مورخہ 27-28-29 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 116 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 27-28-29 دسمبر 2007ء (بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 19 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 30 دسمبر بروز اتوار منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے

.... دو اہم ارشادات ....

آج کی گفتگو میں ہم سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دو اہم ارشادات کے متعلق کسی قدر عرض کریں گے۔ اس میں پہلا ارشاد وہ ہے جو آپ نے 1898 میں شائع فرمایا تھا اور جس میں آپ نے غیر احمدیوں سے رشتہ کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور دوسرا ارشاد جس کی اشاعت 1900ء میں ہوئی تھی اس میں آپ نے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

الحمد للہ کہ ہماری جماعت کی تعداد اب بفضلہٖ تعالیٰ دن رات بہت تیزی سے بڑھتی چلی جارہی ہے اور بکثرت نئے لوگ جماعت میں شامل ہورہے ہیں اس لئے نہایت ضروری ہے کہ انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان ہر دو مبارک فتووں سے آگاہ کیا جائے تا کہ ایسا نہ ہو کہ وہ حضور کے ان مبارک ارشادات پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے گناہ کے مرتکب ہوجائیں۔ امام وقت کے حکم پر عمل کرنا تریاق ہے اور اس کے حکم سے بغاوت سُمِ قاتل ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ وہ خاندان، جنہوں نے اِن حکموں پر عمل نہیں کیا اور اپنی اولادوں کو ان احکامات سے آگاہ نہیں کرایا وہ جلد یا بدیر روحانی اعتبار سے ہلاک ہوگئے اور ان کے بزرگوں نے جس محنت سے اس دولت کو کمایا تھا اس کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے سوائے کفِ افسوس ملنے کے ان کے پاس اور کچھ نہیں بچا۔

یہ بات تو یقینی ہے کہ خدا نے ہم کو یا ہمارے آباؤ اجداد کو زمانے کے مامور کی شناخت کی توفیق عطا فرما کر ایک عظیم نعمت بخشی ہے اس کے نتیجہ میں ہم لوگ باوجود مخالفت کی آندھیوں میں سے گزرنے کے اور باوجود طوفانوں کے مقابلہ کرنے کے، پھر بھی نسبتاً و مقابلۃً نہ صرف دینی اعتبار سے بلکہ دنیوی اعتبار سے بھی خدا کی ان نعمتوں کے وارث ہیں جن میں سے بعض کی غیروں کو اطلاع تک نہیں اور جن کو اطلاع ہے ان کے حصول کی ان میں طاقت نہیں۔

اس دور میں سب سے بڑی نعمت جو ہم افراد جماعت احمدیہ کو حاصل ہے وہ ایک امام کی بیعت کے نتیجہ میں اتحاد و یکجہتی اور اطاعت و فرمانبرداری کی قوت ہے۔ باقی لوگ چاہے وہ غیر مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں یا پھر چاہے مسلمان ہی کیوں نہ ہوں ان میں سے کوئی بھی کسی واجب الاطاعت امام کے تابع نہیں۔ نتیجۃً یہ تمام لوگ اتحاد و یکجہتی کی نعمت سے محروم ہیں، تعلیم کے میدان میں جماعت احمدیہ کی نسبت کوسوں پیچھے ہیں۔ دوسری طرف جماعت نے خدمت خلق کے میدان میں، اخلاق کے میدان میں، صلہ رحمی کے میدان میں اور روحانیت کے میدان میں کئی گنا بڑھ کر ترقی کی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہماری گزشتہ سو سال کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ ہم میں سے جس شخص نے بھی اطاعت کے دائرہ سے باہر قدم رکھا، کفرانِ نعمت کے باعث اس کا حشر دیگر لوگوں سے بھی بُرا ہوا۔ لہذا ضروری ہے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات کی اہمیت کو بار بار احباب جماعت کے سامنے رکھا جائے۔

جہاں تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ نہ کرنے کے فتویٰ کا تعلق ہے اس تعلق میں حضور علیہ السلام نے درج ذیل اشتہار تحریر فرمایا تھا:

"چونکہ خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم اور اس کی بزرگ عنایات سے ہماری جماعت کی تعداد میں بہت ترقی ہورہی ہے اور اب ہزاروں تک اس کی نوبت پہنچ گئی اور عنقریب بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں تک پہنچنے والی ہے اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوا کہ ان کے باہمی اتحاد کے بڑھانے کے لئے اور نیز ان کو اہل اقارب کے بد اثر اور بد نتائج سے بچانے کے لئے لڑکیوں اور لڑکوں کے نکاحوں کے بارے میں کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہوکر تعصب اور عناد اور بخل اور عداوت کے پورے درجہ تک پہنچ گئے ہیں ان سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہوگئے ہیں جب تک کہ وہ توبہ کرکے اسی جماعت میں داخل نہ ہوں اور اب یہ جماعت کسی بات میں ان کی محتاج نہیں۔ مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں، خاندان میں، پرہیز گاری میں، خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجال رکھتے یا خود تو نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثناء خواں اور تابع ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سُن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز ان کے اطمینان کے موافق لائق ہو ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں اور ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کی طرح تلاش کریں گے۔ اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں یا اگر یہ نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عام کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں اور سب سے زیادہ یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں، اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔ یہ کتاب پوشیدہ طور پر رکھی جائے گی اور وقتاً فوقتاً جیسی صورتیں پیش آئیں گی اطلاع دی جائے گی اور کسی لڑکے یا لڑکی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کی جائے گی۔ جب تک اس کی لیاقت اور نیک چلنی ثابت نہ ہو جائے اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرستِ اسماء بقید عمر و قومیت بھیج دیں تا کہ وہ کتاب میں درج ہو جائے۔ مندرجہ ذیل نمونہ کا لحاظ رہے۔ 7 جون 1898ء

نام دختر یا پسر .... نام والد .... نام شہر بقید محلہ و ضلع .... عمر دختر یا پسر ....

الراقم خاکسار: میرزا غلام احمد از قادیان، ضلع گورداسپور۔"

اس اشتہار کے بعد سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک میں اور بعد میں خلفاءِ احمدیت کے زمانہ مبارک میں یہی معمول ہے کہ اول تو غیر احمدیوں سے رشتہ کیا ہی نہیں جاتا، البتہ نہایت مجبوری میں اگر غیر احمدی لڑکی سے شادی کرنی ہو تو خلیفۂ وقت کی منظوری سے اس شرط پر نکاح کی اجازت ملتی ہے کہ احمدی نکاح خوان سے نکاح پڑھایا جائے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غیر احمدی لڑکی سے رشتہ کی اجازت دی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے:-

"غیر احمدیوں کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے کیونکہ اہلِ کتاب عورتوں سے بھی تو نکاح جائز ہے بلکہ اس میں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاجاتا ہے۔ اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہیں دینی چاہئے اگر ملے تو بے شک لے لو لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔ (الحکم جلد 12 صفحہ 27 پرچہ 14 / اپریل 1908ء، صفحہ 2)

اس تعلق میں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جب غیر احمدی لڑکی سے رشتہ کرنے کی اجازت دی ہے تو ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ اجازت اس لئے ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے لیکن اگر لڑکی لڑکے پر اثر انداز ہوجائے اور بجائے خود ہدایت حاصل کرنے کے اس کو اپنے مسلک و مذہب کے مطابق چلنے پر مجبور کرے تو ایسی صورت میں ایسی شادی کا بھلا کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔

دوسرا امر اس میں یاد رکھنے کے لائق یہ ہے کہ یہ بات مجبوری میں داخل ہے کہ کسی کو احمدی لڑکی کا رشتہ نہ ملے یا ایسے خاص حالات پیدا ہوجائیں کہ غیر احمدی لڑکی سے رشتہ کرنا پڑ جائے۔ ورنہ عام حالات میں تو ایک غیر احمدی لڑکی سے یا اہل کتاب لڑکی سے یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت اس طرح کر سکے گی جس طرح ایک احمدی لڑکی کرسکتی ہے۔ جماعت احمدیہ کی الگ روایات ہیں، طور طریق ہیں، سختی سے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی پابندی ہے، رسوم و رواج سے اجتناب ہے، بچپن سے بچوں کو خلیفۂ وقت سے محبت و اطاعت و وفاداری کا سبق سکھایا جاتا ہے۔ بھلا ایک غیر احمدی لڑکی سے ان سب باتوں کی توقع کی جاسکتی ہے؟ — ہرگز نہیں!

یہی وجہ ہے کہ سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے رشتوں کے معاملہ میں دین کو ترجیح دینے کا حکم دیا ہے۔ آپ کا فرمان ہے:-

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا ، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ ، تَرِبَتْ يَدَاكَ ۔" (بخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین)

یعنی کسی عورت سے چار اُمور کے باعث ہی نکاح کیا جاسکتا ہے اس کے مال کے باعث، اس کے حسب و نسب کے باعث، اس کی خوبصورتی کے باعث اور اس کے دین کے باعث لیکن اے رُشد و فلاح کے طالب تو دیندار عورت کو ترجیح دے ورنہ صرف حُسن و جمال، مال و متاع اور حسب و نسب کی طرف توجہ کرنے سے تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں گے۔ یعنی زندگی کا اصل مقصد حاصل نہ ہوگا اور تو خائب و خاسر ہوگا۔

پس دینداری کی اوّلین ترجیح تو اس طرح ہوگی کہ ایک احمدی لڑکا احمدی لڑکی سے رشتہ کرنے کو ترجیح دے اور احمدی لڑکی ہمیشہ احمدی لڑکے سے رشتہ کرنے کو فوقیت دے۔ پھر مزید دینداری یہ ہے کہ احمدیوں میں بھی ایسے رشتوں کو ترجیح دی جائے جو احمدیت میں شیدائی اور فدائی لوگ ہوں تب ہی انسان کی زندگی بھی سُدھر سکتی ہے اور ہونے والی اولاد کے متعلق بھی اطمینان ہوسکتا ہے۔

چونکہ جماعت میں ہر روز نئے لوگ شامل ہورہے ہیں اس لئے ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:-

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آئے دن مغرب کے کسی نہ کسی ملک میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کے خلاف مختلف طریقوں سے غلط پروپیگنڈا کر کے آپؐ کے مقام کو گرانے کی کوشش کی جاتی ہے

ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ کی طرف سے آنحضرت ﷺ اور اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کے بارے میں انتہائی بیہودہ اور ظالمانہ الفاظ کے استعمال پر اس کی پُرزور مذمّت

اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسولؐ کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے

احمدیوں کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اپنے اوپر اسلام کی تعلیم لاگو کرتے ہوئے اس رءوف ورحیم نبی ﷺ کی زندگی کے ہر حسین لمحے کی تصویر ان لوگوں تک پہنچائیں اور بتائیں کہ اس محسن انسانیت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کی ذات پر حملے بند کرو۔

دنیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پر ظالمانہ حملے کر کے عذاب کو دعوت دے رہی ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 23/فروری 2007ء بمطابق 23/تبلیغ 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

(سورۃ التوبہ آیت نمبر 128)

جیسا کہ ہم جانتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کو اپنی صفات سے ہم پر ظاہر فرماتا ہے اور مومن بندوں کو بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا رنگ پکڑو، میرے رنگ میں رنگین ہو۔ میری صفات اختیار کرو، تبھی تم میرے حقیقی بندے کہلا سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی اعلیٰ ترین مثال کوئی شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے علاوہ کسی اور فرد میں نہیں پائی جاسکتی۔ کیونکہ آپؐ ہی اللہ تعالیٰ کے وہ پیارے ہیں جس کے نور سے ایک دنیا نے فیض پایا، فیض پا رہی ہے اور انشاء اللہ فیض پاتی چلی جائے گی تا کہ اپنے پیدا کرنے والے کی پہچان کر سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں۔

"وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ علماً وعملاً وصدقاً وثباتاً دکھلایا اور انسان کامل کہلایا...... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا"۔ وہ قیامت کیا تھی۔ مُردوں کو زندہ کرنے والی تھی۔ "وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے ہمارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو...... اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ"۔ (اتمام الحجۃ علی الذی لجّ وزاغ عن المحجۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

پس یہ ہیں ہمارے نبی ﷺ جنہوں نے خدا تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر اللہ تعالیٰ کی صفات کا حقیقی پرتو بن کر دکھایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں:

"اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی محبت میں اس کی جان گداز ہوئی"۔ (حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 119)

پس آپ کی خدا تعالیٰ سے یہ انتہائی درجہ کی محبت تھی جس کی وجہ سے آپ نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے بھی محبت کی مخلوق کی تکلیف آپ کو گوارا نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق سے اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کے تحت سلوک فرماتا ہے تو یہ کس طرح ہو سکتا تھا کہ وہ ذات جس کا اوڑھنا بچھونا، جس کی ہر حرکت وسکون اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے وہی سلوک روا نہ رکھتی جو خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے کرتا ہے۔ آپ کے اندر خدا تعالیٰ کی مخلوق کے لئے جو رحیمیت، رحمانیت کے جذبات تھے، اس جذبے کے تحت جو محبت موجزن تھی، اس کی شدّت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اُسے ان الفاظ میں محفوظ فرما لیا جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے، جس کا ترجمہ ہے کہ یقیناً تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک رسول آیا ہے، اسے بہت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو اور وہ تم پر بھلائی چاہتے ہوئے حریص رہتا ہے، مومنوں کے لئے بے حد مہربان اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ ہے ہمارے پیارے نبی ﷺ کا اُسوہ اور آپؐ کے بنی نوع انسان کی بہتری کے لئے جذبات۔ وہ پیارا رسول ﷺ انتہائی تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے جب تم تکلیف اٹھاتے ہو یا اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پابندی نہ کر کے اٹھاؤ گے۔ اس آیت میں کافروں اور مومنوں دونوں کے لئے جذبات کا اظہار ہے۔ آپؐ کی زندگی میں ہمیں نظر آتا ہے کہ کیا کیا تکلیفیں تھیں جو دشمن نے آپ کو نہ دیں، آپؐ کے ماننے والوں کو نہ دیں۔ عورتوں کو اونٹوں سے باندھ کر، ان کی ٹانگیں باندھ کر ان کو چیرا گیا۔ خود

آپؐ کو انتہائی تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ اڑھائی سال تک آپ کے ماننے والوں کے ساتھ ایک گھاٹی میں محصور رکھا گیا لیکن آپ پھر بھی ان لوگوں کی بھلائی کی خواہش کرتے تھے۔ دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، انہیں سیدھے راستے پر چلائے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ سکیں۔ اپنا دفاع کیا تو صرف اس حد تک کہ وہ دفاع سے آگے نہ بڑھے، بدلہ یا دشمنی کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اس کا تو شائبہ تک بھی آپ کے دل میں نہیں تھا۔ اور ان کو بچانے کے لئے اس حد تک بے چین تھے کہ اپنی جان ہلکان کر رہے تھے جیسا کہ قرآن کریم نے ذکر کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہا کہ ان کافروں کو، مشرکین کو، اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا لینے والے خیالات رکھنے والوں کو، خبردار کر کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو ایک عذاب تمہارے لئے منہ کھولے کھڑا ہے۔ تم لوگ اس کی پکڑ کے نیچے آنے والے ہو۔ تو اِس رحمۃ للعالمین کی حالت انتہائی کرب اور تکلیف کی حالت ہو جاتی ہے، بے چین ہو ہو کر ان کے سیدھے راستے پر آنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے اور دعائیں کرتے ہیں اور ان کو پیغام حق پہنچاتے ہیں۔ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ کیوں اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کے درپے ہو؟ کیوں اپنے آپ کو جہنم کی آگ میں جھونک رہے ہو؟ اس حد تک حالت پہنچ جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ عَلٰٓی اٰثَارِھِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا (الکھف :7) پس اگر وہ اس عظیم الشان کلام پر ایمان نہ لائیں تو کیا تو اُن کے غم میں شدت افسوس کی وجہ سے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دے گا؟ پس یہ سراسر رحمت کے جذبات لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے تھے اس فکر میں تھے جس نے آپ کی یہ حالت کر دی تھی کہ اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال رہے تھے۔ آج کوئی بتائے کہ کیا کبھی کسی کے حقیقی باپ کو بھی اپنے بچوں کی دنیا و عاقبت سنوارنے کے لئے اتنی فکر ہوتی ہے جتنی آپ کو ان لوگوں کے لئے تھی جن سے آپ کا رشتہ صرف یہ تھا کہ وہ آپ کے پیارے خدا کی مخلوق ہیں۔ اور اللہ کا اپنی مخلوق سے جو تعلق ہے اور ان کو شیطان کے پنجے سے بچانے کے لئے جو اس نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے، اس کا حق ادا کرنے والے بن سکیں۔ صرف یہ آپؐ کی غرض تھی۔

اور پھر مومنوں کے لئے بھی آپ کتنے حریص رہتے ہیں اس کا اظہار بھی اس آیت میں ہے۔ ایمان لانے والوں کو دیکھ کر آپ کو بڑی خوشی ہوتی تھی اور ان کو مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا پیار اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے آپ رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔ ہر وقت یہ فکر تھی کہ میرے ماننے والے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی چادر میں لپٹے رہیں۔ حدیث میں سے ایک دو مثالیں دیتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، آپ مجھے کوئی دعا سکھائیں جو میں نماز میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا تو کہہ اے اللہ! یقیناً مَیں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے۔ تُو اپنی جناب سے میری مغفرت فرما اور مجھے رحمت سے نواز۔ یقیناً تو ہی غفور اور رحیم ہے۔

(بخاری کتاب الاذان باب الدعاء قبل السلام۔ حدیث نمبر 834)

پھر ایک اور روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتے تم میں سے اس شخص کے لئے جو نماز والی اپنی اس جگہ پر رہتا ہے جہاں اس نے نماز پڑھی ہو، بشرطیکہ وہ کوئی ناگوار بات نہ کرے، یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ اس پر رحم فرما۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الحدث فی المسجد۔ حدیث نمبر 445)

تو یہ بھی ترغیب دلانے کے لئے ہے کہ نمازوں کی طرف آؤ، اللہ کی بخشش اور رحمت طلب کرو۔ اللہ کے پیار کو زیادہ سے زیادہ سمیٹنے والے بنو۔

پھر مومنوں کے لئے رحمت بننے کے لئے آپ کے حریص ہونے کی انتہا دیکھیں۔ ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! جس مومن کو مَیں نے سخت الفاظ کہے ہوں تو تُو اس بات کو قیامت کے دن اس شخص کے لئے اپنے قریب ہونے کا ایک ذریعہ بنا دے۔

(بخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ من آذیتہ فاجعلہ لہ زکاۃ ورحمۃ۔ حدیث نمبر 6361)

یعنی میری سختی بھی اس کے لئے رحمت بن جائے۔ تو اس حد تک آپ رؤف اور رحیم تھے کہ کہیں غلطی سے بھی یا ارادۃً بھی اگر کسی وجہ سے کسی کو کچھ کہہ دیا ہے تو اس کی بھی سزا نہ ہو بلکہ وہ رحمت کا ذریعہ بن جائے۔ پس یہ ہیں ہمارے نبی ﷺ، جو رؤف اور رحیم ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے رؤف اور رحیم کا نام دیا ہے جو اپنوں کے معیار بلند کرنے کے لئے بھی بے قرار ہیں اور غیروں کو بھی عذاب سے بچانے کے لئے بے قرار ہیں۔

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آ جاتا ہے، اور ظل اللہ بنتا ہے اور پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرتبہ میں کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپؐ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا۔ وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی۔ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں‘‘۔

(الحکم جلد 6 نمبر 26 صفحہ 6 مورخہ 2/ جولائی 1902ء)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ’’تعلیم قرآنی ہمیں یہی سبق دیتی ہے کہ نیکوں اور ابرار اخیار سے محبت کرو اور فاسقوں اور کافروں پر شفقت کرو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ یعنی اے کافرو! یہ نبی ایسا مشفق ہے جو تمہارے رنج کو دیکھ نہیں سکتا اور نہایت درجہ خواہشمند ہے کہ تم ان بلاؤں سے نجات پاؤ‘‘۔ (نور القرآن نمبر 2 روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 433)

پس جیسا کہ ہم دیکھ آئے ہیں کہ آپ کی خواہش کافروں کو بھی ان بلاؤں سے نجات دلانے کے لئے اس حد تک بڑھی ہوئی تھی کہ اُن کے ایمان نہ لانے پر آپؐ نے اُن کی ہمدردی میں اپنی جان کو ہلکان کیا ہوا تھا۔ پس یہ ہے وہ انسان کامل جس کی ہمیں کہیں اور مثال نہیں ملتی۔

آج آئے دن مغرب کے کسی نہ کسی ملک میں اسلام اور آنحضرت ﷺ کے خلاف مختلف طریقوں سے غلط پروپیگنڈا کر کے آپؐ کے مقام کو گرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گزشتہ دنوں ہالینڈ کے ایک ممبر پارلیمنٹ نے ایک ہرزہ سرائی کی جس میں آنحضرت ﷺ اور اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کے بارے میں انتہائی بیہودہ اور ظالمانہ الفاظ کا استعمال کیا۔ جہاں بھی اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے متعلق اس قسم کی بیہودہ گوئی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں، اس ملک میں، جماعت احمدیہ جواب دیتی ہے۔ ہالینڈ والوں کو بھی مَیں نے کہا تھا کہ اخباروں میں بھی لکھیں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کا تصور ان کے ذہنوں میں پیدا کریں تاکہ عوام کے ذہنوں سے اس اثر کو زائل کیا جائے۔ دراصل اسلام ہی ہے جو اس زمانے میں مذہب اور خدا کا عقلی اور حقیقی تصور پیش کرتا ہے۔ اس طرح اگر تو یہ لوگ جو اسلام اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں اس قسم کی لغو اور بیہودہ باتیں لاعلمی یا کم علمی کی وجہ سے کرتے ہیں تو ان کو بتائیں کہ اسلام کی خوبصورت تعلیم کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کا اُسوہ زندگی کے ہر شعبے میں کیا ہے۔ مخلوق خدا سے ہمدردی کس طرح آپ کے پاک دل میں بھری ہوئی ہے تاکہ ان کے ذہن صاف ہوں۔ لیکن اگر ان کے دل صرف بغض اور کینے سے بھرے ہوئے ہیں اور کچھ سننے کے لئے تیار نہیں تو پھر اتمام حجت ہو جائے گا۔ بہرحال آج یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو ہر احمدی نے انجام دینا ہے۔

ہالینڈ کے ممبر آف پارلیمنٹ جس کا مَیں نے ذکر کیا، اس کا جہاں تک تعلق ہے، لگتا ہے اس کے دل میں تو اسلام اور آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم اور مسلمانوں کے لئے بغض اور کینہ انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔ جس کا اظہار اس نے گزشتہ دنوں ایک انٹرویو میں کیا تھا۔ ان صاحب کا نام ہے خیرت ولڈرز (Geert Wilders)۔ کیتھولک گھر میں یہ پیدا ہوا لیکن رپورٹ کے مطابق مذہب سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے۔ ان لوگوں کو بھی جب اپنے مذہب میں سکون نہیں ملتا اور سمجھ نہیں آتی۔ خدا تک تو پہنچ نہیں سکتے تو پھر اسلام کو بھی برا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں، اس پر الزام تراشی شروع ہو جاتی ہے۔ بہرحال یہ صاحب کافی پرانے اسلامی تعلیم پر اعتراض کرنے والے ہیں۔ برقع کے خلاف بھی جو سب سے پہلے ہالینڈ میں مسئلہ اٹھا تھا، یہی اس میں پیش پیش تھا۔ بظاہر مذہب سے لاتعلق ہے لیکن اسلام کے خلاف بغض کی وجہ سے عیسائیت اور یہودیت کو بقول اس کے اسلام سے بہتر سمجھتا ہے۔ سمجھے، لیکن اگر عقل رکھتا ہے تو اس زمانے میں جب مغربی ممالک کو تہذیب یافتہ ہونے کا دعویٰ ہے اور یہ صاحب اپنے آپ کو پڑھا لکھا بھی کہتے ہیں، ممبر آف پارلیمنٹ بھی ہے، تو پھر دوسرے مذاہب کے بارے میں بیہودہ

گوئی کرنے کا ان لوگوں کو حق نہیں پہنچتا۔ چند افراد کے ذاتی فعل سے اس کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ قرآن اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں ایسی باتیں کرے کہ کوئی بھی عقلمند اور پڑھا لکھا انسان نہیں کرسکتا۔ مثلاً آنحضرت ﷺ کے بارے میں کہتا ہے کہ اگر وہ آج ہالینڈ میں ہوتے تو نعوذ باللہ دہشت گرد قرار دے کر ملک سے نکالتا۔ تم نے کیا نکالنا ہے، تم تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ زمانہ دیکھنے والے ہو جب محمد رسول اللہ ﷺ کے نام لیواؤں کی اکثریت ہر جگہ دیکھو گے۔ آنحضرت ﷺ کے دعویٰ سے لے کر آج تک کیا کیا کوششیں ہیں جو آپ کے مخالفین نے نہیں کیں۔ کیا وہ کامیاب ہو گئے؟ آج دنیا میں ہر جگہ، ہر ملک میں، چاہے وہاں مسلمانوں کی تعداد تھوڑی ہے یا زیادہ ہے روزانہ پانچ وقت بلند آواز سے اگر کسی نبی کا نام پکارا جاتا ہے تو وہ اس رحمۃ للعالمین کا نام ہے۔ جس کا دل باوجود ان مخالفتوں اور مخالفین کی گھٹیا حرکتوں کے انسانیت کا حق ادا کرنے کے ناطے ہر وقت ہر ایک کے لئے ہمدردی کے جذبات سے پُر تھا۔

پھر کہتا ہے کہ قرآن کے احکامات ایسے ہیں کہ نعوذ باللہ آدھا قرآن پھاڑ کر علیحدہ کر دینا چاہئے۔ ان صاحب سے کوئی پوچھے کہ تم عملاً تو لامذہب ہو لیکن جن مذاہب کو اسلام سے بہتر سمجھتے ہو، ان کی تعلیم کا قرآن کریم کی تعلیم سے موازنہ تو عقل کی آنکھ سے کر کے دیکھو۔ تعصب سے پاک نظر کر کے پھر قرآن کا مطالعہ کرو اور پھر سمجھ نہ آئے تو ہم سے سمجھو کہ جہلاء کو اس پاک کلام کی سمجھ نہیں آسکتی۔ قرآن کریم کا تو دعویٰ ہے کہ پہلے اپنے دلوں اور اپنے دماغوں کو پاک کرو تو پھر اس پاک تعلیم کی سمجھ آئے گی ورنہ تمہارے جیسے جہلاء تو پہلے بھی بہت گزر چکے ہیں جو اعتراض کرتے چلے گئے۔ وہ بھی ابوالحکم کہلاتا تھا جس کا نام قرآن نہ سمجھنے کی وجہ سے ابوجہل پڑا۔ اور وہ غریب مزدور، وہ غلام جو دنیا کی نظر میں عقل اور فراست سے عاری تھے اس قرآن کو سمجھنے کی وجہ سے علم و عرفان پھیلانے والے بن گئے۔ پس ہم تمہیں اتمام حجت کے لئے اس رؤف اور رحیم نبی کے حوالے سے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ تم جیسے لوگوں کو بھی آگ کے عذاب سے بچانے کے لئے بے چین رہتا تھا۔ اس کی باتوں کو غور اور تدبّر سے پڑھو اور دیکھو، پرکھو، سمجھو اور سمجھ نہ آئے تو ہم سے پوچھو اور اپنے آپ کو اس دردناک عذاب سے بچاؤ جو اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے تیار کیا ہوا ہے۔ جو حد سے بڑھنے والوں کے لئے مقدر ہے۔ اللہ کرے کہ اس قسم کی باتیں کرنے والے، یہ لوگ عقل کے ناخن لینے والے ہوں اور سمجھنے والے ہوں۔

لیکن یہ احمدیوں کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس رؤف و رحیم نبی کی زندگی کے ہر حسین لمحے کی تصویر ان لوگوں تک پہنچائیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ، جسے اللہ تعالیٰ نے رؤف و رحیم قرار دیا تھا، انہوں نے دہشت گردی کی تعلیم دی ہے۔ ان کو بتائیں کہ اسلام کی جنگوں میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں کے ساتھ کیا نرمی اور احسان اور رحم کے سلوک کی اسلام کی تعلیم ہے۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ کیا رحم کی تعلیم ہے۔ اپنے آپ کو مشقت میں ڈال کر قیدیوں کے لئے رحم کے جذبات تھے۔ وہ قیدی جو جنگی قیدی تھے، جو جنگ میں اس غرض سے شریک تھے کہ مسلمانوں کا قتل کریں ان سے شفقت اور رحم کا سلوک ہے کہ آپ بھوکے رہ کر یا روکھی سوکھی کھا کر ان کو اچھا کھلایا جا رہا ہے۔ آج اس سراپا رأفت اور رحم پر یہ الزام لگانے والے یہ بتائیں کہ جاپان کے دو شہروں پر ایٹم بم گرا کر جو وہاں کی تمام آبادی کو جلا کر بھسم کر دیا تھا، بچے بوڑھے، عورتیں، مریض، سب کے سب چشم زدن میں راکھ کا ڈھیر ہو گئے تھے بلکہ اردگرد کے علاقوں میں بسنے والے ابھی اس کی وجہ سے سالوں بلکہ اب تک بہت ساری خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہیں، نئے پیدا ہونے والے بچے اپاہج پیدا ہو رہے ہیں۔ کیا یہ ہیں اعلیٰ اخلاق؟ جن کے انجام دینے والوں کو یہ لوگ امن پسند اور امن قائم کرنے والا کہتے ہیں۔ عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو یہ لوگ کیا نام دیتے ہیں۔ تم لوگ یاد رکھو کہ ان تمام زیادتیوں کے باوجود اسلام کا خدا جس نے اپنے پیارے نبی، جو ہر ایک کے لئے رؤف و رحیم تھے، پر جو تعلیم اتاری ہے، جو قرآن کریم کی شکل میں ہمارے سامنے ہے، وہ اتنی خوبصورت تعلیم ہے کہ اگر وہ سمجھنے والے ہوں تو سمجھ جائیں۔

ایک آیت کا میں ذکر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسے گناہگاروں کو بھی بخشنے کے سامان فرمائے ہوئے ہیں۔ فرماتا ہے۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ۔ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا (الفرقان:71) سوائے اس کے جو توبہ کرے اور ایمان لائے، نیک عمل بجالائے۔ پس یہی وہ لوگ ہیں جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ خوبیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس اس ارشاد کی روشنی میں ان لوگوں کو اپنے آپ کو دیکھنا چاہئے۔ مسلمانوں کی دل آزاری کرنے کی بجائے اپنے گناہوں کی معافی مانگنی چاہئے۔ خود ان میں کتنی نیکیاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی ہتک کرنے کی بجائے اپنے اندر جھانکنا چاہئے۔ آج مغرب میں جو بے شمار برائیاں پھیلی ہوئی ہیں وہ اپنے گریبان میں نہ جھانکنے کی وجہ سے ہیں۔ تمہارے گھروں کے چین اور سکون جو برباد ہوئے ہوئے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ نہ کرنے کی وجہ سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موقع دیا ہے کہ اب بھی اپنے خدا کو پہچان لو اور اس کے پیاروں کے بارے میں بیہودہ گوئیوں سے باز آجاؤ اور رحیم خدا کو پکارو کہ وہ بخش دے۔

احمدیوں سے میں پھر یہ کہتا ہوں کہ اپنے اوپر اسلام کی تعلیم لاگو کرتے ہوئے ان عقل کے اندھوں یا کم از کم ان لوگوں کو جو ان کے زیر اثر آ رہے ہیں اور خدا کے پیاروں سے ہنسی ٹھٹھے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، ان کو سمجھائیں کہ اگر تم لوگ باز نہ آئے تو نہ تمہاری بقا ہے اور نہ تمہارے ملکوں کی بقا ہے۔ کوئی اس کی ضمانت نہیں۔ پس اگر اپنی بقا چاہتے ہو تو اس محسن انسانیت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی ﷺ کی ذات پر حملے بند کرو، اس سے تعلق پیدا کرو۔ اگر تعلق نہیں بھی رکھنا تو کم از کم شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ خاموش رہو۔

جنگوں کے علاوہ موسمی تغیرات کی وجہ سے بھی آجکل دنیا تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ہالینڈ تو وہ ملک ہے جس میں اس لحاظ سے بھی شرک بڑھا ہوا ہے کہ یہاں کے بعض لوگ کہتے ہیں کہ باقی دنیا کو تو خدا نے بنایا ہے لیکن ہالینڈ کو ہم نے بنایا ہے۔ سمندر سے کچھ زمین نکال لینے کی وجہ سے ان کے دماغ الٹ گئے ہیں۔ یہ نہیں سمجھتے کہ ملک کا اکثر حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے۔ جب طوفان آتے ہیں، جب آفات آتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے عذاب آتے ہیں تو پھر وہ پہاڑوں کو بھی غرق کر دیتے ہیں۔ پس ان لوگوں کو بھی اور دنیا میں ہر جگہ انسانیت کو اس حوالے سے خدا کے قریب لانے کے لئے ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔ اپنی ذمہ داری کو بھی سمجھیں اور خود بھی اس نبی ﷺ کے اسوہ پر چلتے ہوئے رحم کے جذبے کے تحت انسانیت کو بچانے کی فکر کریں۔ دنیا کو ایک خدا کی پہچان کروائیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ توبہ کرنے والے، ایمان لانے والے اور پھر ایمان پر قائم رہتے ہوئے صالح عمل کرنے والے ہی ہیں جن کی بخشش ہو سکتی ہے۔

پس یہ پیغام عام کر دیں ورنہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پر ظالمانہ حملے کر کے عذاب کو دعوت دے رہی ہے۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارضی و سماوی آفات کی خبر اپنی صداقت کے طور پر بھی دی ہے۔ اس لئے بڑے خوف کا مقام ہے اور دنیا کو بڑی شدت سے متنبہ کرنے کی ضرورت ہے۔ آنحضرت ﷺ کا مقام ان پر واضح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس نور کو دکھانے کی ضرورت ہے جس نے اُجڈ اور جاہل عرب کو اس زمانے میں مہذب ترین اور باخدا بنا دیا تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

" دنیا میں ایک رسول آیا تا کہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے اور کون بہرا، وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا۔ اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔ وہی رسول، ہاں وہی آفتاب صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مُردے شرک اور دہریت اور فسق اور فجور کے جی اٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا۔ نہ یسوع کی طرح صرف لاف و گزاف۔ جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا۔ ہاں دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پا کر فی الواقعہ وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔ اس کے پہلے دنیا کیا تھی اور اس کے آنے کے بعد کیا ہو گئی؟ یہ ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اس جناب عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے اور اس سچے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اس ذوالجلال و قدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا۔ یہ ایک

سچا فیصلہ ہے کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے جن میں سے ایک یسوع بھی تھا تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعویٰ تھا وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دعوے کو پورا کرکے دکھلا دیا اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔...... اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے۔ لیکن اب مَیں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہاں تک کہ نابود ہو جائے گی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟۔ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو رد کردے گا؟۔ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کردیں گے؟ اے سننے والو سنو۔ اور اے سوچنے والو سوچو۔ اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا۔

(تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ9)

پس یہ پیغام، پیغام توحید ہے جو آج ہم نے ان سب تک پہنچانا ہے جو عقل اور شرافت رکھتے ہیں۔ جن کے لئے ہمیں اب پہلے سے بڑھ کر کمر ہمت کسنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے یہ منصوبے ہیں جو حرکت میں آچکے ہیں اور ہم ہر روز اس کے نظارے دیکھتے ہیں، دیکھ رہے ہیں۔ ہماری تو یہ حقیری کوشش ہوگی جو ہمیں ثواب کا مستحق بنائے گی۔

آخر میں پھر مَیں ان بڑبولوں تک جو آنحضرت ﷺ کے بارے میں نازیبا الفاظ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ پہنچانا چاہتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

’’مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور ان کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے اس کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے ان کو یاد کرتے ہیں۔ اے سادہ دل ... کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ اُن کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں۔ اور ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کرلیں تو یہ ممکن ہے مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کرسکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے۔ مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے۔

(مضمون جلسہ لاہور منسلکہ چشمہ معرفت صفحہ14)

انشاء اللہ وہ فتح تو آنی ہے۔ ہر احمدی یہ پیغام ایسے لوگوں تک بھی اور ملک کی دوسری آبادی تک بھی پہنچادے کہ یہ لوگ جو اس قسم کی باتیں کرنے والے ہیں نہ تمہارے خیر خواہ ہیں نہ ملک کے خیر خواہ ہیں۔ نہ دنیا میں امن و سلامتی کے چاہنے والے ہیں بلکہ فتنہ پرداز لوگ ہیں بلکہ ان کا مقصد صرف اور صرف دنیا میں فتنہ اور فساد پیدا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو ہر شر سے محفوظ رکھے۔

ہفت روزہ بدر میں اپنے مضامین۔ اعلانات۔ رپورٹیں، اشتہارات اور ایڈیٹر کی ڈاک کے سلسلہ میں اس ای میل پر رابطہ کریں badrqadian@rediffmail.com

ماہنامہ الفرقان

جیسا کہ احباب جماعت کو معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ کا علمی، ادبی اور تحقیقی مجلّہ ماہنامہ الفرقان ربوہ 1951ء سے لیکر 1977ء تک بڑی باقاعدگی سے شائع ہوتا رہا ہے۔ اس تاریخی اور نادر مجلّہ نے کئی بلند پایہ مضامین کے علاوہ متعدد خصوصی شمارے شائع کئے ہیں جو جماعت احمدیہ کے علم کلام کا ایک عظیم الشان شاہکار ہیں۔ یہ مجلّہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید و متبحر عالم کامیاب مناظر، شعلہ بیاں مقرر، صاحبِ طرز ادیب اور کہنہ مشق صحافی، خالد احمدیت حضرت ابو العطاء جالندھری رحمہ اللہ کی ادارت میں منصۂ شہود پر آتا رہا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ قیمتی اور علمی مجلّہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی ویب سائٹ www.alislam.org کے شعبہ رسائل و جرائد Periodicals پر موجود ہیں۔ احباب جماعت اور علم دوست حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس مایہ ناز علمی خزانہ سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ (عطاء المجیب راشد امام مسجد فضل لندن)

ایک احمدی ڈاکٹر کا اعزاز

ڈاکٹر طاہر اعجاز (ماہر امراض سرطان) جو کہ امریکہ کی ریاست کیلیفورنیا میں پریکٹس کرتے ہیں کو ان کی اعلیٰ قابلیت کی بنا پر ایک خصوصی اعزاز سے نوازا گیا ہے الحمدللہ۔ یہ اعزاز جو کہ Top Doctors Award سے جانا جاتا ہے ڈاکٹر طاہر کو ان کے اپنے رفقاء کار نے دیا ہے۔ ڈاکٹر طاہر نے 1991ء میں یونیورسٹی آف مینی ٹوبا کینیڈا سے ایم ڈی کی ڈگری لیکر وہیں سے Oncology میں مزید ٹریننگ لی۔ اس کے بعد ان کو شمالی امریکہ کے بہت مصروف ادارہ میں جو کہ M.D. Anderson Centre کہلاتا ہے میں فیلوشپ کا اعزاز ملا اور امریکہ کے سرطان کے بورڈ سے سرٹیفکیٹ ملا اور کینیڈا سے FRCP کا اعزاز پایا۔ ڈاکٹر طاہر جو کہ امریکہ کی ریاست وسکون سن میں پیدا ہوئے اپنے والدین کے ساتھ پاکستان آگئے۔ ابتداء کی تعلیم کا پہلا سال انہوں نے چیف کالج میں پڑھا۔ جہاں ان کی والدہ بشریٰ اعجاز قمر پڑھایا کرتی تھیں۔

ڈاکٹر طاہر کے والدین کا وطن موضع بردٹی ضلع ہوشیار پور پنجاب ہے۔ ڈاکٹر طاہر کے دادا چوہدری دوست محمد خان اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے جنہوں نے اپنے ذاتی مطالعہ سے احمدیت کو قبول کیا اور اپنے گاؤں بردٹی (نزد ہوشیار پور شہر) میں اس ضلع میں پہلا جماعت کا جلسہ کیا جس میں مولوی بدر الدین صاحب آف چک فیض اللہ (نزد قادیان) نے بہت موثر تقریر کی۔ ڈاکٹر طاہر کے والد ڈاکٹر اعجاز احمد قمر ہیں جو کہ ریٹائرڈ سول سرونٹ ہیں اور جماعت کینیڈا میں سیکرٹری امور خارجہ ہیں اس سے قبل سیکرٹری امور عامہ تھے۔ ونی پیک جماعت کے قریباً بیس سال صدر جماعت بھی رہے۔ اور اب بھی جماعت میں بہت فعال کردار ادا کر رہے ہیں۔

ضروری اعلان برائے تربیتی کیمپ نومبائعین

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نومبائعین کی تربیت اور انہیں نظام جماعت کا فعال حصہ بنانے کی طرف خصوصیت سے توجہ دلا رہے ہیں۔ بالخصوص سکول و کالج کے طلباء و طالبات کے تربیتی کیمپ کیلئے موسمی تعطیلات کا زمانہ بہت مناسب ہوتا ہے لہٰذا صوبائی و زونل امراء کرام اور سرکل انچارج صاحبان اپنے زون اور صوبے کے مراکز میں چند ماہ بعد ہونے والی موسمی تعطیلات میں کم از کم پندرہ روزہ تربیتی کیمپ لگانے کی ابھی سے تیاری کرلیں۔ جس میں آسان تربیتی نصاب مرتب کرکے طلباء کو تیاری کروائی جائے اور آخر پر امتحان لیکر پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے جائیں۔ نیز اس عرصہ میں علمی و ورزشی پروگرام بھی بنائے جائیں اور اس کی رپورٹیں نظارت ہذا میں ارسال کریں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر قادیان میں 2000ء سے شمالی ہند کے صوبوں کے نومبائع طلباء و طالبات پر مشتمل تربیتی کیمپ لگانا شروع کیا گیا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ طلباء طالبات کی تعداد 65 سے شروع ہوکر 560 تک پہنچ چکی ہے۔ انشاء اللہ اس سال ماہ جون میں یہ کیمپ لگے گا اور امید ہے اس سال مزید اس تعداد میں اضافہ ہوگا۔ اور سال بہ سال نمایاں تبدیلی نومبائعین میں نظر آرہی ہے۔

لہٰذا امید کی جاتی ہے کہ ہندوستان کے دیگر صوبہ جات میں بھی اس سلسلہ میں منظم پروگرام بنا کر نظارت ہذا کو مطلع کیا جائے گا اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
الصَّلوٰةُ هِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16. EMR Complex
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

اللہ تعالیٰ مالکِ کل ہے جو آسمان کا بھی مالک ہے اور زمین کا بھی مالک ہے اور کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے مالک اور مَلِکْ ہونے کی صفت کو قرآن مجید میں مختلف رنگوں میں مختلف مضامین کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور مومن کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اِدراک حاصل کرے اور اسی سے مدد مانگتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 30 مارچ 2007ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی وَلِلّٰہِ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ (ال عمران) کی تلاوت فرمائی۔

یعنی اور اللہ ہی کیلئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ جو مالک کل ہے جو آسمان کا بھی مالک ہے اور زمین کا بھی مالک ہے اور کوئی چیز اس کے قبضہ قدرت سے باہر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے مالک اور مَلِکْ ہونے کی صفت کو قرآن مجید میں مختلف رنگوں میں مختلف مضامین کے ساتھ بیان فرمایا ہے اور مومن کا فرض ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس صفت کا اِدراک حاصل کرے اور اسی سے مدد مانگتے ہوئے اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چلے، اس کی عبادت کی طرف توجہ کرے اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرے۔ وہ جو مالک یوم الدین ہے اس سے اس دن سے ڈرے جس دن جزاء سزاء کا فیصلہ ہوگا۔ کوئی بھی عقلمند انسان اس دن اپنے زعم میں یہ خیال کر کے کہ میں نے زندگی میں بڑے نیک اعمال کئے ہیں میں تو لازماً جنت میں جانے والا ہوں؛ ایسا دعویٰ نہیں کرسکتا فرمایا یہ حدیث ہم کئی بار سن چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر جنت میں نہیں جاسکتا۔ صحابہؓ کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھ پر بھی اللہ کا فضل ہوگا تو میں جنت میں جاؤں گا۔ تو جب آپؐ جیسا انسان جس کے لئے زمین و آسمان پیدا کئے گئے، آپ جو سب نبیوں سے افضل اور خاتم النبیین ہیں، آپ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً (احزاب: 57) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجتے رہا کرو۔ یعنی یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

فرمایا آپؐ جن کا اوڑھنا بچھونا اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا تھا جن کی راتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس طرح گزرتی تھیں کہ پاؤں متورم ہوجاتے تھے آپؐ کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گواہی تھی کہ آپ کے رات دن قرآن کریم کی عملی تصویر تھے۔ اور پھر اللہ بھی گواہی دیتا ہے اور اعلان فرماتا تھا "وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ" (سورۃ القلم:۵)

پھر اللہ تعالیٰ آپ کے بارے میں اعلان فرماتا ہے ۔قُلْ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (انعام:163)

یعنی تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ فرمایا ان تمام عملوں کے باوجود اور اپنوں اور غیروں کی گواہی کے باوجود پھر بھی آپ کو خدا تعالیٰ کا خوف تھا۔ اس لئے نہیں کہ آپ کو اللہ کے وعدوں پر یقین نہیں تھا بلکہ اسلئے کہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک آپ کو حاصل تھا۔ اسی لئے آپ ہمیشہ اللہ کا رحم مانگتے تھے اور یہی آپ نے اپنے ماننے والوں کو تلقین فرمائی۔ پس یہی اصل ہے کہ جو مالک یوم الدین ہے اس سے اس کا رحم اور فضل مانگ کر ہی انسان کی بچت ہے پس معلوم نہیں کون سا عمل قبول ہوگا......؟ انسانی زندگی کے حال کو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کو اتنا خوف تھا تو ایک عام مومن کا کیا حال ہوگا؟ پس اللہ فرماتا ہے کہ تم خالص ہو کر میرے احکامات پر عمل کرو، ہر قسم کے حقوق ادا کرتے رہو تو میری پناہ میں رہوگے اور ہر شر سے بچائے جاؤ گے اور یاد رکھو کہ اگر میرے مقابل پر کسی اور کی پناہ تلاش کرنے کی کوشش کروگے تو نقصان اٹھاؤ گے، تمہیں کوئی مستقل پناہ دینے والا نہیں ہے۔

جزا سزا کے دن اللہ تعالیٰ اپنی بادشاہت میں اپنی رحمانیت کے جلوے دکھائے گا تو ہی انسان کیلئے راہ نجات ہے وہ فرماتا ہے میں عدل سے بالا ہو کر احسان کرتا ہوں اگر صرف عدل کا معاملہ ہو تو بہت سے لوگ پکڑ میں آجائیں۔ پس ہمیشہ خدا کا رحم مانگتے رہو۔

اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعض احادیث بیان فرمائیں جن میں سے ایک حدیث یہ ہے کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں۔ اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ اپنے دین کو اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیتے ہیں اور جو لوگ مشتبہات میں گرفتار رہتے ہیں بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں پھنس جائیں یا کسی جرم کا ارتکاب کر بیٹھیں ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں دیکھو ہر ایک بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کی محارم ہیں اور سنو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے"۔ (بخاری کتاب الایمان)

پس اللہ کے احکامات (اوامر اور نواہی) کے مطابق زندگی گزارنے والے، اس مالک یوم الدین کے رحم کو جزاء سزا کے دن طلب کرنے والے ہوں گے۔

اس ضمن میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک اور حدیث بیان فرمائی جس میں ذکر الٰہی کی مجالس میں بیٹھنے والوں پر اللہ تعالیٰ کا رحم اور فضل نازل ہونے کا ذکر ہے۔ اسی طرح حضرت امیر المومنین نے ایک اور حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اتنا رحیم وکریم ہے کہ وہ ایک نیکی کی جزا دس نیکیوں کے برابر عطا کرتا ہے اور اگر کوئی ایک بدی کرے تو اس کی جزا ایک بدی کے برابر دیتا ہے اور اس کا رحم اتنا وسیع ہے کہ اگر کوئی بدی کا ارادہ کر کے اس پر عمل نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بھی ایک نیکی کی جزا دیتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارے نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ تعالیٰ کی ان صفات کے مظہر اتم تھے۔ آپؐ نے بھی اپنی زندگی میں اپنے ان دشمنوں کو معاف کر دیا جنہوں نے ایک لمبا عرصہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ پر مظالم کے پہاڑ توڑے۔ ایسے ظالم لوگوں کو صرف ایک جملے سے یہ کہہ کر معاف کر دیا کہ جاؤ تم پر آج کے دن کوئی باز پرس نہیں کی جائے گی تم سب آزاد ہو آپ کے اس رحیمانہ سلوک کو دیکھ کر مکہ کے اکثر لوگ یہاں تک کہ آپ کے جانی دشمن بھی مسلمان ہوگئے۔ فرمایا ہم سب کو بھی اپنی زندگیوں میں اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اللہ تعالیٰ اپنی ان صفات کا پرتو بننے کی توفیق عطا کرے تا کہ جزا سزا کے دن بھی اللہ تعالیٰ جو مالک کل ہے ہم سے اپنے رحم کا سلوک فرمائے۔ ❃

محمود احمد بانی

منصور احمد بانی

اَسد | شہروز | مسرور

BANI ®

موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072

BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046

BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

ریاکاری

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناپسند ہے

(شیخ محمد زکریا مبلغ سلسلہ مرکرہ، کرناٹک)

ریاکاری یعنی دکھاوا ایک ایسی بُرائی ہے کہ وہ حسنات کو ایسے جلا دیتی ہے جیسے آگ خس و خاشاک کو اور گھن کی طرح اندر ہی اندر اعمال کو کھا جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ۔ (بقرہ:265)

یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کی خاطر خرچ کرتا ہے۔

انبیاء کرام کی فطرتیں ہمیشہ ریاء سے مستغنی اور منزہ رہتی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی طبائع میں ریاء کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ ان کی طبیعتیں ہر لحظہ گوشہ ہائے تنہائی کو پسند کرتی ہیں وہ گوشہ نشینی اور خلوت میں عبادتیں کرنے میں حظ اٹھاتے ہیں۔ وہ ہرگز کوئی شہرت نہیں چاہتے اور نہ نبوت کی کوئی خواہش ہوتی ہے بلکہ وہ شہرت سے نفرت کرتے ہیں البتہ خدا تعالیٰ ان کو اصلاحِ خلق کیلئے منتخب فرما کر گوشہ ہائے تنہائی اور خلوت سے منظر عام پر آنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو جب حکم ہوا کہ تو پیغمبر ہو کر فرعون کے پاس جا تو انہوں نے عذر ہی کیا۔ اسی طرح ہم حضرت گوتم بدھ جی کا واقعہ پڑھتے ہیں کہ آپ جنگل میں عبادتِ خداوندی میں مصروف رہتے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے اصلاح خلق کیلئے آپؑ کو منظر عام پر آنے کا حکم دیا۔ اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں امام اور پیشوا وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اذن اور حکم سے مامور ہو کر آوے۔ اس میں اللہ تعالیٰ ایک جذب کی قوت رکھ دیتا ہے جس کی وجہ سے سعادت مند روحیں خواہ وہ کہیں ہوں اس کی طرف کھنچی چلی آتی ہیں۔ جذب کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں ہے بناوٹ سے یہ بات پیدا نہیں ہو سکتی۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہیں وہ اس بات کے حریص اور آرزومند نہیں ہوتے کہ لوگ ان کے گرد جمع ہوں اور ان کی تعریفیں کریں بلکہ ان لوگوں میں طبعاً مخفی رہنے کی خواہش ہوتی ہے اور وہ دنیا سے الگ رہنے میں راحت سمجھتے ہیں۔ حضرت موسیٰ جب مامور ہونے لگے تو انہوں نے بھی عذر کیا اسی طرح رسول اللہؐ غار میں رہا کرتے تھے وہ اس کو پسند کرتے تھے مگر اللہ تعالیٰ خود ان کو باہر نکالتا ہے اور مخلوق کے سامنے لاتا ہے ان میں ایک حیاء ہوتی ہے اور ایک انقطاع پایا جاتا ہے۔ چونکہ وہ انقطاع تعلقات صافی کو چاہتا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک لذت اور سرور پاتے ہیں لیکن وہی انقطاع اور صفائی قلب اللہ تعالیٰ کی نظر میں ان کو پسندیدہ بنا دیتی ہے اور وہ ان کو اصلاح خلق کے لئے برگزیدہ کر لیتا ہے جیسے حاکم چاہتا ہے کہ اسے کارکن آدمی مل جائے اور جب وہ کسی کارکن کو پا لیتا ہے تو خواہ وہ انکار بھی کرے مگر وہ اسے منتخب کر ہی لیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ جن لوگوں کو مامور کرتا ہے وہ ان کے تعلقات صافیہ اور صدق و صفا کی وجہ سے انہیں اس قابل پاتا ہے کہ انہیں اپنی رسالت کا منصب سپرد کرے یہ بالکل سچی بات ہے کہ انبیاء پر ایک قسم کا جبر کیا جاتا ہے وہ کوٹھریوں میں بیٹھ کر عبادت کرتے ہیں اور اسی میں لذت پاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کسی کو ان کے حال پر اطلاع نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ جبرًا ان کو کوٹھڑی سے باہر نکالتا ہے پھر ان میں ایک جذب رکھتا ہے اور ہزار ہا مخلوق طبعاً ان کی طرف چلی آتی ہے اگر فریبی کا کام ہو تو پھر وہ سرسبز کیوں ہو پیر اور گدی نشیں آرزو رکھتے ہیں کہ لوگ ان کے مرید ہوں اور ان کی طرف آویں مگر مامور اس شہرت کے خواہش مند نہیں ہوتے ہاں وہ یہ ضرور چاہتے ہیں کہ مخلوق الٰہی اپنے خالق کو پہچانے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرے وہ اپنے دل میں بخوبی سمجھتے ہیں کہ ہم کچھ چیز ہی نہیں ہیں خدا تعالیٰ بھی ان کو ہی پسند کرتا ہے کیونکہ جب تک ایسا مخلص نہ ہو کام نہیں کر سکتا۔ ریاکار جو خدا کی جگہ اپنے آپ کو چاہتے ہیں وہ کیا کر سکتے ہیں۔ اس لئے خدا اُن کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ دنیا کے آسائش و آرام کے آرزومند نہیں ہوتے۔ ریاکاری ایک بہت بڑا گند ہے جو انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ریاکار انسان فرعون سے بھی بڑھ کر شقی اور بدبخت ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جبروت کو نہیں چاہتے بلکہ اپنی عزت اور عظمت منوانا چاہتے ہیں لیکن جن کو خدا پسند کرتا ہے وہ طبعًا اس سے متنفر ہوتے ہیں ان کی ہمت اور کوشش اسی ایک امر میں صرف ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کا جلال ظاہر ہو اور دنیا اس سے واقف ہو وہ ایسی حالات میں ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ دنیا ان کو نہ پہچان سکے۔ مگر ممکن نہیں ہوتا کہ دنیا ان کو چھوڑ سکے کیونکہ وہ دنیا کے فائدے کیلئے آتے ہیں۔ ان لوگوں کے جو دشمن اور مخالف ہوتے ہیں ان سے بھی ایک فائدہ پہنچتا ہے ...... غرض خدا تعالیٰ کے ماموروں کا یہ خاص نشان ہوتا ہے کہ وہ اپنی پرستش کروانا نہیں چاہتے جس طرح پر وہ لوگ جو پیر بننے کے خواہش مند ہیں چاہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنی پوجا کرائے۔ کیا وجہ ہے کہ دوسرے انسان کے بچے اس پوجا کے مستحق نہ ہوں میں سچ کہتا ہوں کہ ایک مرید اس مرشد سے ہزار درجہ اچھا ہے جو مکر کی گدی پر بیٹھا ہوا ہو کیونکہ مرید کے اپنے دل میں کھوٹ دغا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ اخلاص کو چاہتا ہے ریاکاری پسند نہیں کرتا۔ (ملفوظات جلد ۴ ص ۷)

حدیث میں آتا ہے حضرت جندب بن عبداللہ بن سفیانؓ سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حصول شہرت کیلئے کوئی کام کیا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل کر دے گا اور جس نے دکھلاوا کیا اللہ تعالیٰ اس کا پردہ فاش کر دیگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس شخص کے خلاف فیصلہ ہوگا وہ ایسا شخص ہوگا جو دنیا میں شہید ہو گیا تھا اسے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ نعمتیں یاد دلائے گا جو اسے عطا کی تھیں اور وہ انہیں پہچان لیگا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ان نعمتوں کے بدلے تو نے دنیا میں کیا اعمال کئے۔ وہ عرض کرے گا میں تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو نے اس لئے جنگ کی تا کہ تجھے بہادر کہا جائے سو تجھے بہادر کہا گیا۔ پھر حکم خداوندی کے مطابق اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا اور ایک وہ شخص جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو تعلیم دی اور قرآن کریم پڑھا کرتا تھا اسے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ان نعمتوں کے بدلے تو نے دنیا میں کیا اعمال کئے وہ عرض کرے گا میں نے علم حاصل کیا اور لوگوں کو تعلیم دی اور تیری رضا کیلئے میں قرآن کریم پڑھا کرتا تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹ کہتا ہے تو نے تو اس لئے علم حاصل کیا تا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور تو قرآن اس لئے پڑھتا تھا تا کہ لوگ تجھے قاری کہیں سو یہ کہا جا چکا پھر حکم خداوندی سے اس کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا اور پھر اس کو جہنم میں جھونک دیا جائے گا اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے خوشحال رکھا تھا اور اس کو مختلف قسم کے اموال عطا فرمائے تھے اسے لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں یاد دلائیں گے وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے بدلے میں کیا اعمال کئے تھے وہ عرض کرے گا میں نے ہر اس راستے میں تیرے نام مال خرچ کیا جس میں اے پروردگار تو پسند فرماتا تھا کہ خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو نے یہ محض اس لئے کیا تھا کہ تا لوگ تجھے سخی کہیں سو وہ ہو چکا پھر خدا کے حکم سے اس کو منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا کبھی ممکن ہو سکتا ہے کہ آپ میں ریا آوے؟ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کبھی چڑیا خانہ گئے ہو میں نے کہا کہ ہاں فرمایا دیکھو شیر چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہیں کبھی یہ خیال وہاں جا کر دل میں آسکتا ہے کہ ان کے سامنے لمبی لمبی نمازیں پڑھیں کبھی یہ خیال وہاں جا کر ریاکار سے ریاکار کے دل میں بھی نہیں آسکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ یہ حیوانات ہماری جنس سے تو نہیں ہیں تو پھر ریا کہاں رہی ریا تو ہم جنسوں سے ہوتی ہے۔ تو اہل اللہ کس سے ریا کریں ان کے سامنے دوسرے لوگوں کی وہی مثال ہے جیسے چڑیا خانے میں جانور بھرے ہوئے ہیں۔ (ملفوظات جلد ۴ ص ۱۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

ابتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شہرتوں سے مجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار
پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
میں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

آپؑ ایک اور منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار
کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ذلت سے ہو راضی اس پہ سو عزت نثار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

نیکی جو صرف دکھانے کی غرض سے کی جاتی ہے وہ ایک لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے ساتھ دوسروں کا وجود بالکل ہیچ جاننا چاہئے۔ دوسروں کے وجود کو ایک مردہ کیڑا کی طرح خیال کرنا چاہئے کیونکہ وہ کچھ کسی کا بگاڑ نہیں سکتے اور نہ سنوار سکتے ہیں۔ نیکی کو نیک لوگ ہزار پردوں کے اندر بھی کریں تو خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ اسے ظاہر کر دے گا اور اسی طرح بدی کا حال ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ اگر کوئی عابد زاہد خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو اور اس صدق اور جوش کا جو اس کے دل میں ہے انتہا کے نقطہ تک اظہار کر رہا ہو اور اتفاقاً کنڈی لگانا بھول گیا ہو تو کوئی اجنبی باہر سے آکر اس کا دروازہ کھول دے تو اس کی حالت بالکل وہی ہوتی ہے جو ایک زانی کی عین زنا کے وقت پکڑا جانے سے۔ کیونکہ اصل غرض تو دونوں کی ایک ہی ہے یعنی اخفاءِ راز اگرچہ رنگ الگ الگ ہیں ایک نیکی کو اور دوسرا بدی کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ غرض خدا کے بندوں کی حالت تو اس نقطہ تک پہنچی ہوتی ہے۔ نیک بھی چاہتے ہیں کہ ہماری نیکی پوشیدہ رہے اور بد بھی اپنی بدی کو پوشیدہ رکھنے کی دعا کرتا ہے مگر اس امر میں دونوں نیک و بد کی دعا قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ نے تو قانون بنا رکھا ہے کہ: واللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ (البقرہ: ۷۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں ریاکاری اور دکھاوا سے بچائے اور ہر کام محض اللہ کی خوشنودی کی خاطر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ❁❁❁

دست واسہال کی بیماری سے بچاؤ کے طریق

ہلکی پھلکی غذا اور نمکول اس مرض کا بہترین علاج ہے

((ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب))

گرمیوں میں چھوٹے بچوں میں بکثرت اموات کی وجہ اول نمونیہ اور دوم دست واسہال ہیں۔ یہ دونوں بیماریاں قابل علاج ہیں خاص طور پر دست و اسہال سے کسی بچے کا مر جانا تو بے حد افسوسناک بات ہے۔ دست واسہال سے ہونے والی اموات کی بنیادی وجہ جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی ہے۔ جبکہ بعض بچے بیماری کے علاج کیلئے دی جانے والی ادویہ کی وجہ سے بھی مر جاتے ہیں۔ اس بیماری کے بڑھنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے معاشرے میں دست واسہال کے حوالے سے مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ اور بہت سے لغو اور فضول باتوں کو مرض کی وجوہ سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ہرے پاخانوں کی وجہ بچے کو سردی لگ جانا یا دانت نکلنے کی وجہ سے بچوں کو دست شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر ایک اہم بات یہ ہے کہ بچوں کو پالنے کیلئے جس ہمت صبر اور مشقت کی ضرورت ہوتی ہے موجودہ دور کی ماؤں کے پاس اس کی بھی شدید کمی ہے۔ ہمارے یہاں ایک اور طرز عمل جو عام ہے وہ دودھ پلانے والی ماؤں کی سخت نگرانی ہے۔ بعض اوقات تو مختلف کھانے پینے کی چیزوں کے ساتھ ساتھ ان کے نہانے تک پر پابندی عائد کردی جاتی ہے۔ یہ سب تعلیم اور شعور وادراک کی کمی کا نتیجہ ہے اسہال کی بیماری کے متعلق درست حقائق درج ذیل ہیں۔

ا۔ جو بچے صرف اور صرف ماں کا دودھ پیتے ہیں ان میں اس بیماری کا تناسب بے حد کم ہے۔

۲۔ ماؤں کے کچھ بھی کھانے پینے سے بچے کی صحت پر کوئی مضر اثرات مرتب نہیں ہوتے بلکہ دودھ پلانے والی ماؤں کو بہتر اور زیادہ خوراک لینی چاہئے اور دودھ اور پانی کا استعمال بھی زیادہ کرنا چاہئے۔ اس سے بچے کیلئے فیڈ کی مقدار بڑھے گی۔ صرف چند ادویہ اور امراض کے مضر اثرات ماں کے دودھ کے ذریعے بچے میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ لیکن عام امراض یعنی نزلہ، زکام اور بخار وغیرہ ماں کے دودھ کے ذریعے ہرگز منتقل نہیں ہوتے۔ البتہ قربت کے ذریعے ایسا ممکن ہے۔

۳۔ نومولود بچے چوبیس گھنٹے میں پانچ سات بار پاخانہ کر سکتے ہیں خواہ یہ ہرے ہوں، پھٹے پھٹے ہوں یا اس میں دانے ہوں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ البتہ پاخانے میں سرخی یا خون کی آمیزش خطرناک ہے۔ ایسی صورت میں فوراً بچوں کے ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

۴۔ بچے کو پہلے چھ ماہ تک صرف اور صرف ماں کا دودھ پلائیں۔ اگر بحالت مجبوری ڈبے یا بھینس کا دودھ پلانا پڑے تو بھی پانی اور شہد وغیرہ سے پرہیز کریں۔ اوپر کا دودھ بھی صاف کپ اور چمچے سے پلائیں فیڈر کا استعمال ہرگز نہ کریں۔

۵۔ جو بچے چھ ماہ سے زیادہ عمر کے ہوں دست کی صورت میں بھی ان کی نرم غذا نہ روکیں اور نہ ہی دودھ کو پتلا کریں۔ خاص طور پر کیلا دہی، پتلی کھچڑی اور چاول کی پیچ ان کے لئے بہترین غذا ثابت ہوگی۔ دہی اور کیلا دن کے علاوہ رات کے وقت میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے کی جانے والی زیادہ تر قیاس آرائیاں قطعاً غلط ہیں۔ اسی طرح دہی اور چاول کی ٹھنڈی تاثیر کا جو تاثر ہے وہ بھی سراسر غلط ہے۔

۶۔ ماؤں کے لئے بچوں کے دست واسہال سے زیادہ پریشان کن امر کیا ہوگا۔ اس لئے ان کا ڈاکٹروں پر بھی بہت دباؤ ہوتا ہے کہ بس کچھ ایسا کریں کہ میرے بچے کے دست فوراً ٹھیک ہو جائیں۔ اس دباؤ کے تحت ڈاکٹر بھی دست روکنے والی ادویات کا استعمال شروع کروا دیتے ہیں حالانکہ یہ دوائیں شیر خوار بچوں کیلئے جان لیوا بھی ثابت ہو سکتی ہیں۔ ان کے استعمال سے بچے کے دست تو رک جاتے ہیں مگر پیٹ پھولنے لگتا ہے اور اسے میڈیکل کی اصطلاح میں PDD یعنی Post Diarrhoea Distension کہتے ہیں جو کہ ایک انتہائی خطرناک حالت ہے۔ اس حالت میں بچے کو لازماً ہسپتال میں داخل کروانا پڑتا ہے۔ جہاں ناک سے معدے تک ایک نلکی ڈالی جاتی ہے۔ روزانہ خون کے ٹیسٹ کروانے پڑتے ہیں اور ساتھ ہی بے شمار اینٹی بائیوٹکس ادویات کا استعمال بھی کروایا جاتا ہے۔ بچے کی مکمل صحت یابی میں ہفتے لگ سکتے ہیں اور بعض اوقات بچہ اس تمام کارروائی کے باوجود بھی فوت ہو سکتا ہے۔

(۷) دستوں کا آغاز عموماً ایک وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جس کے لئے کوئی سو فیصد فائدہ مند دوا ابھی تک سامنے نہیں آئی۔ یہ عموماً پانچ سے سات دن میں ٹھیک ہو جاتے ہیں اور اگر بچے کو پانی، نمکیات، اور غذائی قوت کی کمی سے بچائے رکھا جائے تو یہ خود بخود ختم ہو جاتے ہیں اور بچے کو کوئی خاص کمزوری بھی نہیں ہوتی۔ دستوں کی ایک بڑی وجہ چوسنی اور دودھ کی بوتل (فیڈر) بھی ہے۔ ان دونوں چیزوں کا استعمال مکمل طور پر ترک کر دینا چاہئے۔ کیونکہ کسی بھی طرح سے انہیں مکمل صاف نہیں کیا جا سکتا۔ یوں جراثیم اور گندگی کسی نہ کسی طرح ان کے ذریعے بچوں کے جسم میں داخل ہو کر پیٹ کی خرابی کا باعث بن ہی جاتے ہیں۔

(۸) اگر کسی بچے کو دستوں کی بیماری لاحق ہو جائے تو اس میں پانی کی کمی کو جانچنے کیلئے مندرجہ ذیل باتیں نوٹ کریں۔

(ا) بچے کے پیٹ کی کھال کو چٹکی میں دبا کر اٹھائیں اور چھوڑ دیں۔ اگر کھال تیزی سے اپنی جگہ واپس چلی جاتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ بچے میں پانی کی شدید کمی نہیں ہے۔

۲۔ بچے کا منہ کھول کر اس کی زبان دیکھیں یا اپنی انگلی اس کی زبان پر پھیر کر انگلی کا معائنہ کریں اگر بظاہر اس کی زبان گیلی ہے یا آپ کی انگلی پر بچے کا لعاب لگا ہوا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ بچے میں پانی کی شدید کمی نہیں ہے۔

۳۔ بچے کے پیشاب میں کمی نہیں آئی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں پانی کی کمی شدید نہیں ہے۔

۴۔ اس کے علاوہ بچے کی حرکات وسکنات درست ہوں۔ وہ بالکل بے دم پڑا ہوا نہ ہو۔ آنکھیں اندر کی جانب دھنسی ہوئی نہ ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ اس میں پانی کی شدید کمی نہیں ہے۔

۹۔ بچے کو پانی کی شدید کمی سے بچانے کیلئے نمکول یعنی ORS کا استعمال اکسیر ہے۔ نمکول کو تھوڑا تھوڑا کر کے نہ بنائیں۔ بلکہ ایک صاف جگ میں چار گلاس پانی (ایک لٹر) لیکر پورا پیکٹ اس میں ڈال دیں اور یوں ایک ساتھ چوبیس گھنٹے کے استعمال کے لئے نمکول تیار کریں۔ نمکول کو فیڈر سے قطعی نہ پلائیں بلکہ خود وقتاً فوقتاً چمچے سے پلاتے رہیں۔ اگر بچہ دستوں کے ساتھ ساتھ الٹیاں بھی کر رہا ہو تو بھی اسے نمکول پلائیں۔ اس طرح ایک گھنٹے میں اسے تیس چمچے 1500CC نمکول پلایا جا سکتا ہے پھر جیسے جیسے بچے کے جسم میں نمکیات کا بگڑا ہوا توازن نارمل ہوتا جائے گا اس کی الٹیاں اور دست بھی کم ہوتے جائیں گے۔ جس بچے کو دست واسہال کی شکایت ہوتی ہے اس کے جسم میں پوٹاشیم کی بھی کمی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے بچے کا پیٹ پھولنے لگتا ہے اور الٹیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسے بچوں کیلئے کیلا بہترین غذا ہے۔ کیونکہ کیلے میں پوٹاشیم کی خاصی مقدار موجود ہوتی ہے اور کیلے کھلانے کیلئے بھی وقت اور موسم کی کوئی قید نہیں ہے۔ دست و اسہال ایک بے حد عام سی بیماری ہے۔ جس کے لئے صرف توجہ اور وقت کی ضرورت ہے اس کے علاج کیلئے دواؤں سے کہیں زیادہ اہم ترین نمکول اور ہلکی غذائیں ہیں۔ اگر مائیں پریشان ہو کر ڈاکٹروں کے پیچھے نہ بھاگیں، طرح طرح کی ادویات شروع نہ کرائیں اور صرف ان دو باتوں کا خیال رکھیں تو انشاء اللہ دست واسہال کی بیماریوں میں بہت افاقہ ہو سکتا ہے۔ (بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ)

طلباء کے لئے مفید معلومات:

کمپیوٹر کے میدان میں روزگار کے بے شمار مواقع

کمپیوٹر نے روزگار کے میدان میں ایسے بے شمار اور مختلف مواقع پیش کئے ہیں جو تصور سے بھی پرے ہیں۔ لہذا آج کے دور کو اگر کمپیوٹر کا دور کہا جاتا ہے تو اس میں حیرانی نہیں ہونی چاہئے۔ کمپیوٹر نے نوجوان طبقے کو سب سے زیادہ متاثر کیا ہے اور وہ اس میں تربیت حاصل کر کے روزگار حاصل کر رہے ہیں۔

ہارڈ ویئر، سافت ویئر، نیٹ ورکنگ، ڈیزائننگ، ویب ڈیزائننگ، ملتی میڈیا، ڈی ٹی پی، اکاؤنٹنگ وغیرہ کے میدان میں تربیت حاصل کرنے سے نوجوانوں کے لئے روزگار کے مختلف مواقع دستیاب ہیں۔ دنیا میں بے شمار کاموں میں کمپیوٹر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ بینک، اسکول، اسپتال، دفر، نشر و اشاعت، تکنیکی یا غیر تکنیکی ڈیزائننگ، انجینئرنگ، فیشن وغیرہ تمام شعبوں میں کمپیوٹر جیسے سائنس کی ایجاد کا بڑے پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے اور ساتھ ہی روزگار کے نئے سے نئے مواقع سامنے آرہے ہیں۔ کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ اب تربیت یافتہ لوگوں کے لئے اتنے مواقع نہیں ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے در اصل، لائق اور باصلاحیت افراد کے لئے اس میدان میں روزگار کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔

ویب ڈیزائننگ :: ویب ڈیزائننگ کا میدان کافی پسندیدہ بن چکا ہے۔ آج سرکاری، غیر سرکاری میدان میں ویب سائٹ بنانے کو کافی اہمیت دی جاتی ہے۔ ویب سائٹ بنانے کے کام میں کافی مواقع ہیں۔ ویب ڈیزائنگ کے آغاز میں چاہے آمدنی کم ہی کیوں نہ ہو لیکن رابطے اور تجربے کے ساتھ حالات تبدیل ہو جاتے ہیں۔ ویب ڈیزائنر کو سنجیدہ اور گہری سوچ والا ہونا ضروری ہے۔ تبھی وہ بہتر کام انجام دے سکتا ہے۔

ملٹی میڈیا :: آج کا دور کارٹون اور اینی میشن فلموں کا ہے۔ ملٹی میڈیا جیسی جدید تکنیک نے اس کام کو مختلف اور مزید آسان بھی بنادیا ہے۔ رات دن چلنے والے کارٹون چینل کے علاوہ عام ٹی وی چینلوں پر ہمیشہ کارٹون اور اینیمیشن فلموں کی نشر ان کی مقبولیت کا ثبوت ہے۔ اس میدان میں نوجوانوں کے لئے کام کرنے کے بہت زیادہ مواقع دستیاب ہیں۔ اس میدان میں اچھے نتائج حاصل کرنے کے لئے بہترین آرٹ معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ ملتی میڈیا کا کورس کافی مہنگا ہے یہ کافی کا آماد اور آمدنی والا میدان ہے۔ ہمارے ملک میں اینی میشن کا کام کافی پھیل چکا ہے اور جس کے نتیجے میں اس کے لئے بڑی تعداد میں لائق، باصلاحیت اور تبربیت یافتہ افراد کی ضرورت ہے۔

نیٹ ورکنگ :: کمپیوٹر نیٹ ورکنگ کی ضرورت بڑھنے کے ساتھ ساتھ اس میدان میں بھی باصلاحیت نوجوانوں کے لئے روزگار کے بے شمار مواقع دستیاب ہیں۔ اس میدان مسلسل ترقی ہو رہی ہے۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر پر منحصر یہ تربیت حاصل کر کے نوجوان اچھی ملازمت حاصل کر سکتے ہیں یا آزادانہ طور پر اپنا کام کر سکتے ہیں۔ کمپیوٹر ہارڈ ویئر کی تربیت کی دو قسم کے کورس ہوتے ہیں۔ لین یعنی لوکل ایریا نیٹ ورک اور وین یعنی وائڈ ایریا نیٹ ورک۔ گھر اور دفتر کے لئے لین استعمال کیا جاتا ہے اس میں روزگار اور آمدنی کے اچھے مواقع ہیں۔ وین بڑے علاقے کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اس میں بھی لائق اور تربیت یافتہ نوجوانوں کے لئے روزگار کے لئے بہترین مواقع ہیں۔

جامعہ احمدیہ قادیان کی سالانہ تقریب کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر سال کی طرح امسال بھی جامعہ احمدیہ قادیان نے اپنی سالانہ تقریب مورخہ 8 تا 11 مارچ 2007 بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد کی۔ سالانہ تقریب کے انعقاد کی اطلاع بغرض دُعا مکرم پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ قادیان نے حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھجوائی جس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع کے لئے نہایت پیار اور محبت بھرا پیغام طلبا و اساتذہ کے لئے بھجوایا اور دعا کی۔ محترم پرنسپل صاحب نے سالانہ تقریب کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ ہر سال کی طرح امسال بھی جامعہ کے طلباء کو 6 گروپوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر گروپ پر اساتذہ میں سے ایک ایک استاد کو بطور گروپ لیڈر مقرر کیا گیا تا کہ وہ ان کی علمی و ورزشی مقابلہ جات میں بھر پور تیاری کروائے۔ چھ گروپوں کے اسماء اس طرح ہیں۔ ۱-کرامت گروپ۔ ۲-دیانت گروپ۔ ۳-شرافت گروپ۔ ۴-ذہانت گروپ۔ ۵-امانت گروپ۔ ۶-صداقت گروپ۔

پروگرام کے مطابق دو روز مورخہ 8 اور 9 تاریخوں میں ورزشی مقابلہ جات رکھے گئے جبکہ مورخہ 10 اور 11 کی تاریخوں میں علمی مقابلہ جات رکھے گئے۔ چنانچہ مورخہ 10 مارچ 2007 کو علمی مقابلہ جات کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ مکرم مولانا عبد المؤمن صاحب راشد نے نماز تہجد پڑھائی بعد نماز مولانا مظفر احمد صاحب امروہی مدرس جامعہ احمدیہ قادیان نے ''جامعہ احمدیہ کے نظم وضبط اور طلباء کے فرائض'' کے عنوان سے درس دیا۔ ٹھیک ۹ بجے جامعہ احمدیہ سرائے طاہر کے ہال میں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا جس میں سب سے پہلے حسن قرأت کا مقابلہ کروایا گیا۔ اس کی صدارت مکرم عبد المؤمن صاحب راشد نے کی جبکہ ججز کے فرائض مکرم عبد الواحد صاحب صدیقی اور مکرم مخدوم شریف صاحب نے انجام دیئے۔ بعدہ عربی تقریر کا مقابلہ ہوا اس کی صدارت مکرم ومحترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب نے کی جبکہ ججز کے فرائض مکرم زین الدین صاحب حامد، مکرم باسط رسول صاحب ڈار اور مکرم نور الدین صاحب مدرسین جامعہ احمدیہ نے انجام دیئے۔

افتتاحی تقریب: ٹھیک سوا گیارہ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی تشریف آوری پر آپ کی صدارت میں افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم اور ساتھ ہی مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ تلاوت عزیز نصیر احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے کی اس کا انگریزی ترجمہ عزیز کے طارق احمد نے پڑھ کر سنایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ عزیز کے راشد اور ان کے ساتھیوں نے نہایت ترنم اور خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے اپنے افتتاحی خطاب میں سورہ ابراہیم کی آیت الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمة طیبة کشجرة طیبة اصلها ثابت و فرعها فی السماء توتی اکلها کل حین باذن ربها ۔ کی تلاوت فرمائی اور اس کی تفسیر بیان کی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جامعہ احمدیہ کی بنیاد ''شاخِ دینیات'' کے نام پر رکھنا قرآن کریم کے سورہ ابراہیم کی اِس عظیم الشان پیشگوئی کے عین مطابق ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند خطوط پیش کئے جن میں حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو نماز تہجد، تلاوت قرآن کریم، کھیل، سیر، اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم نے خطاب فرمایا اور طلباء کو نصیحت کی کہ خلیفۂ وقت کے ہر اشارے کی حکم سمجھ کر پیروی کی جائے۔ اس کے بعد عزیز رضوان احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام: ''جان ودلم فدائے جمالِ محمد است'' خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

صاحبِ صدر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں طلباء کو بہت ہی پُر مغز نصائح فرمائیں آپ نے ڈاکٹر عبد السلام صاحب مرحوم کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ جامعہ کے طلباء کو اپنی سوچ اور فکر کو بلند کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ مطالعہ کی طرف زور دینا چاہئے ہر قسم کا علم حاصل کرنا چاہئے۔ آپ نے وقت کی قدر کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ جہاں آپ کو علمی کارناموں اور عبادت کی ضرورت ہے وہاں آپ کے لئے بنی نوع انسان کی خدمت کرنا بھی ضروری ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اپنایا۔ نیز فرمایا کہ غیروں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا عمل اچھا ہو اور آپ دوسروں کے لئے نیک نمونہ ہوں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام کو پہنچی مورخہ 11.3.07 کو درج ذیل علمی مقابلہ جات ہوئے۔ مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ تقاریر اردو، مقابلہ تقاریر فی البدیہہ، مقابلہ بیت بازی۔ **محفل سوال و جواب** :: اسی روز ایک محفل سوال و جواب بھی منعقد کی گئی جس میں مکرم ڈاکٹر عبد الرشید بدر صاحب نے طلباء کے سوالات کے جوابات قرآن و حدیث اور سائنس کی روشنی میں دیئے۔ عزیز شیخ علام الدین کو بہترین علمی سوال کرنے پر انعام کا مستحق قرار دیا گیا

ورزشی مقابلہ جات :: درج ذیل ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ لانگ جمپ، کرکٹ، رسہ کشی، والی بال، فٹ بال، دوڑ سو میٹر، کبڈی، حفظ کلاس کے بچوں کے درمیان رومال گیم کروایا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو جامعہ کے طلباء کے لئے بے حد مفید بنائے اور اس کے اچھے ثمرات ظاہر ہوں۔ (رپورٹ احمد صادق راتھر، بلال احمد آہنگر، نسیم احمد متعلمین جامعہ احمدیہ)

سکندر آباد میں تربیتی جلسہ

مورخہ 14 جنوری کو بعد نماز عصر الہ دین بلڈنگ سکندر آباد میں ایک خصوصی تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سابق امیر (وسابق پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی) نے کی مکرم عبد اللہ صاحب نے تلاوت کی۔ عزیزہ فرحانہ کنول نے نظم سنائی۔ بعدہ خاکسار نے تقریر کی۔ جس میں قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے اور دیگر تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی خاکسار کی تقریر کے بعد عزیزہ انعم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی چند دعائیں پیش کیں۔ مکرم مبشر احمد صاحب امیر جماعت جدہ جو اس جلسہ میں شریک تھے نے ایک مختصر اور جامع تقریر کی۔ جس میں آپ نے جدہ کے جماعتی حالات سنانے کے بعد عبادت اور اطاعت کے مفہوم کو سمجھنے کی طرف حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے حوالہ سے توجہ دلائی۔ بعدہ صدر اجلاس نے جماعت احمدیہ سکندر آباد کی ابتداء سے لیکر اب تک کے حالات کا تذکرہ کیا۔ بزرگان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندر آباد نے ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (پی ایم محمد رشید مبلغ سلسلہ سکندر آباد)

مجلس انصار اللہ کے تحت میڈیکل کیمپ

شعبہ خدمت خلق کے تحت ماہ فروری کے آخری ہفتہ میں دہلی کے نزد ہریانہ کے علاقہ میں میڈیکل کیمپ لگایا گیا یہاں کے عسرانہ اور نولتھا سنٹر کے تقریباً 160 مریضان نے مفت طبی امداد حاصل کی۔ اس میڈیکل وفد میں خاکسار، مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب اور مکرم منور احمد صاحب شامل تھے مکرم داؤد احمد معلم عسرانہ مکرم فرید احمد ناصر معلم نولتھا کے تعاون دیا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مجلس انصار اللہ بھارت کا یہ میڈیکل کیمپ کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے مجلس کے جملہ کاموں میں خاص برکت ڈالے اور ہم جملہ ممبران کو حضور پرنور کے ارشادات اور ہدایات کے مطابق احسن رنگ میں مقبول خدمت کی توفیق دے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہم سب پر پڑتی ہے۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ بھارت)

رپورٹ جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ (سرکل جیند ہریانہ)

لجنہ اماء اللہ ملک پور: مورخہ 20 فروری 07 کو ملک پور میں محترم مانگے صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزہ گلفشاں بانو نے کی۔ نظم عزیزہ رخسانہ بانو نے پڑھ کر سنائی۔ نائب صدر صاحبہ لجنہ نے تقریر کی۔ متن عزیزہ رخسانہ نے پڑھ کر سنایا پردہ کی رعایت سے مکرم سرور صاحب نے بھی تقریر کی دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

ملک پور: مورخہ 19 فروری کو جماعت ملک پور میں محترم مانگے صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز مندیپ خان نے کی نظم مکرم مانگے صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر ماسٹر کرپال خان نے مصلح موعود کے عنوان سے کی۔ دوسری تقریر مکرم سرور صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ اس کے بعد مصلح موعود کے حوالہ سے کوئز مقابلہ ہوا۔ جس میں سونیا بانو اوّل گلکشہ بانو دوم رخسانہ سوئم آئیں۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

نڈانہ: مورخہ 20 فروری کو بعد نماز ظہر وعصر جماعت نڈانہ میں مکرم مہندر خان صاحب کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز آسین خان نے کی۔ نظم عزیز منوج صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ تقریر مکرم مجید خان صاحب معلم سلسلہ نے کی متن مکرم صدر اجلاس نے پڑھ کر سنایا۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام ہوا۔

ڈومر خان: مورخہ 22 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ ڈومر خان میں جلسہ یوم مصلح موعود مکرم بلبیر صاحب صدر جماعت کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز محمد امین نے کی۔ نظم سنیل احمد نے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر شوقین خان نے کی اس کے بعد ایک ترانہ دو لڑکوں نے اور پھر دو لڑکیوں نے پیش کیا۔ بعدہ مکرم شفیق خان معلم سلسلہ نے تقریر کی متن صدر اجلاس نے پڑھ کر سنایا۔ دُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

باس: مورخہ 20 فروری کو مکرم ہوا سنگھ صاحب کی صدارت اور جمیل صاحب کی تلاوت سے جلسہ شروع ہوا اس اجلاس میں مکرم گلفام صاحب معلم سلسلہ، مکرم نصیب خان صاحب، مکرم رسول خان صاحب نے تقاریر کیں دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

لون: مورخہ 27 فروری کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ لون میں مکرم نصیب خان صاحب قائد علاقائی کی صدارت میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت طاہر علی نے کی۔ تقریر مکرم حبیب الرحمٰن صاحب نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے بارہ میں کی۔ دوسری تقریر مکرم نصیب صاحب نے کی۔ متن پیشگوئی مکرم طاہر علی صاحب نے پیش کیا دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

کروتھہ: مورخہ 20 فروری کو بعد نماز ظہر جماعت کروتھہ میں جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی جو مکرم امرجیت خان نے کی نظم مکرم انیل خان نے پڑھ کر سنائی پہلی تقریر مکرم سلیم خان قائد مجلس نے کی۔ دوسری تقریر مکرم حبیب الرحمٰن صاحب معلم سلسلہ نے کی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ کی کاروائی ختم ہوئی۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13 رفروری 2007 قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم آف ایسٹ افریقہ) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مکرمہ صفیہ بیگم صاحبہ 9 فروری 2007 کو 72 سال کی عمر میں مانچسٹر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت میاں جمال دین صاحب آف موضع پڈھیار صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ نیک، دعاگو، صوم صلوٰۃ کی پابند اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ (آف قادیان)

مکرمہ زبیدہ سلطانہ صاحبہ 8 فروری کو 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نے ساری زندگی صبر و استقلال کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ آپ کو خلافت سے والہانہ عقیدت تھی۔ بیماری کے ایام میں بار بار یہی کہتی رہیں کہ حضور کو میرا اسلام پہنچائیں اور دعا کے لئے لکھیں۔ آپ نے دو شادیاں کیں اور آپ کے دونوں خاوندوں (مکرم ایچ حسین صاحب مرحوم اور مکرم چوہدری عبدالحق صاحب مرحوم) کو قادیان کے درویش ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مرحومہ نے پہلے خاوند سے تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور دوسرے خاوند سے ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم جلال الدین صاحب نیر قادیان میں ناظر بیت المال آمد کے طور پر خدمت کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

(2) مکرمہ مریم بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم جہانگیر محمد جوئیہ صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر ضلع خوشاب حال آسٹریلیا)

مکرمہ مریم بیگم صاحبہ 10 فروری کو جوہر آباد ضلع خوشاب میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ آجکل پاکستان آئی ہوئی تھیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

(3) مکرم محمد احمد صاحب (ابن مکرم شیخ عبدالحئی صاحب مرحوم آف کراچی)

مکرم محمد احمد صاحب 8 فروری کو مختصر علالت کے بعد 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص اور فدائی خادم سلسلہ تھے اور سب جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ بابو عبدالغفور صاحب پوسٹ ماسٹر قادیان کے پوتے اور حضرت ماسٹر نواب دین صاحب آف دینانگر صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑنواسے تھے۔ وفات کے وقت پاکستان سٹیل مل کے ایک کلیدی عہدے پر فائز تھے۔ پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب (آف اسلم پور ضلع سیالکوٹ)

مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب 3 فروری کو بعارضہ کینسر وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم باوفا اور سلسلہ کا درد رکھنے والے، غیرت مند اور فدائی وجود تھے۔ نماز، روزانہ تلاوت اور نماز تہجد کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔ نہایت صابر، دعاگو، ہمیشہ سچ بولنے والے، غریبوں کے ہمدرد اور اپنوں اور غیروں سب میں ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ آپ کی وفات پر بہت سے غیراز جماعت لوگ یہ کہہ کر رو رہے تھے کہ آج ہمارا باپ فوت ہوگیا ہے۔ پولیس میں انسپکٹر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ملازمت کا ایک لمبا عرصہ پولیس اکیڈمی لاہور میں بطور ٹیچر کے گزارا۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(5) مکرم رضوان احمد صاحب (ابن مکرم فیروز دین صاحب) گوجرانوالہ

مکرم رضوان احمد صاحب ایک ایکسیڈنٹ میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔

(6) مکرم چوہدری یار محمد صاحب (المعروف یارے شاہ سیدوالہ آف شیخوپورہ) مکرم چوہدری یار محمد صاحب 9 دسمبر 2005ء کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص، اطاعت گزار اور خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔

(7) مکرم احمد عبدالمنیب صاحب (ابن مکرم مولوی غلام نبی صاحب)۔ مکرم احمد عبدالمنیب صاحب 31 جنوری کو وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم مخلص، تہجد گزار، دعاگو، اطاعت گذار اور خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے نیک انسان تھے۔ 1974ء کے پرآشوب دور میں تقریباً ایک ماہ اسیر راہ مولیٰ بھی رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ مکرم اسفندیار منیب صاحب پرنسپل مدرسۃ الظفر وقف جدید ربوہ کے والد تھے۔

(8) مکرم اے پی کنجا موصاحب (امیر جماعت احمدیہ وزونل امیر کالیکٹ۔ انڈیا)

مکرم اے پی کنجا موصاحب 6 فروری کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے 1960 میں بیعت کی سعادت حاصل کی۔ نہایت تقویٰ شعار، تہجد گزار، صوم وصلوٰۃ کے پابند اور انتظامی صلاحیت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کالیکٹ میں جنرل سیکرٹری، قائد مجلس خدام الاحمدیہ، صدر جماعت، امیر وزونل امیر کے علاوہ امیر صوبائی کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ 25 فروری 2007 قبل نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن۔ درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب ایڈووکیٹ آف ملتان 21 فروری کو 74 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم انتہائی مخلص اور سلسلہ سے وفا کا تعلق رکھنے والے انسان تھے۔ آپ نے قائد ضلع و قائد علاقہ ملتان جنرل سیکرٹری جماعت کراچی اور ممبر قضاء بورڈ کینیڈا کے علاوہ کئی اور حیثیتوں میں بھی جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نے پسماندگان میں چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

ا۔ **نماز جنازہ غائب:** مکرم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب آف گولیکی (سیکرٹری گندم کمیٹی ربوہ) 18 فروری کو 79 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے بعد از ریٹائرمنٹ زندگی وقف کی اور ۲۲ سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ وفات کے وقت آپ بطور سیکرٹری گندم کمیٹی خدمت بجا لا رہے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے 1/7 حصہ کے موصی تھے۔ آپ نے 1954 سے 2004 تک مختلف جگہوں پر 27 سال تک صدر جماعت، سیکرٹری مال اور دوسرے عہدوں پر کام کیا۔ محلہ دار الشکر کے 14 سال صدر رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم صفدر نذیر صاحب (گولیکی) مربی سلسلہ کے طور پر جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔

۲۔ مکرم اللہ داد صاحب (نگران اصطبل قصر خلافت ربوہ)

مکرم اللہ داد صاحب ۷ فروری کی شب اچانک ربوہ میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم نیک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت احمدیہ سے بےلوث اطاعت کا جذبہ رکھتے تھے۔ 1969ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے انہیں قصر خلافت ربوہ میں واقع اصطبل خیل الرحمان کا انچارج مقرر فرمایا۔ مرحوم بڑے اچھے گھڑسوار اور نیزہ باز تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۳۔ مکرم منظور احمد عامر صاحب (آف دار الفتوح ربوہ) ۲۲ فروری کو ربوہ میں ایک لمبی بیماری کے بعد 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون مرحوم گیارہ سال تک صد سالہ جوبلی کے دفتر میں کام کرتے رہے۔ 9/10 سال محلہ دار الرحمت شرقی میں سیکرٹری مال اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اللہ کے فضل سے 3 بار حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحوم نہایت مخلص، تہجد گزار اور خلافت کے ساتھ گہری محبت کرنے والے نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم مکرم محمد جلال شمس صاحب (مبلغ سلسلہ جرمنی) اور مکرم منیر احمد صاحب جاوید (پرائیویٹ سیکرٹری لندن) کے چچا تھے۔

۴۔ مکرمہ آسیہ بربوش صاحبہ (آف تیونس) 18 فروری 07 کو 68 سال کی عمر میں تیونس میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ ایک خواب کی بناء پر احمدی ہوئیں اور 1992 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دست مبارک پر اپنے بیٹے اور بیٹی کے ساتھ لندن میں بیعت کی سعادت پائی۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ رسالہ ''التقویٰ'' کے ایڈیٹر مکرم عبادہ بربوش صاحب کی والدہ محترمہ تھیں۔

۵۔ مکرم میر ظفر علی صاحب آف گوجرانوالہ 25 دسمبر 06 کو 93 سال کی عمر میں گوجرانوالہ میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم انتہائی مخلص اور نڈر احمدی تھے۔ ان کی اہلیہ اور باقی خاندان (جو کہ احمدی نہیں ہے) نے ان کی شدید مخالفت کی لیکن یہ تادم آخر احمدیت پر ثابت قدم رہے۔

۶۔ مکرم جمیل احمد صاحب کراچی میں دسمبر 06 میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت چوہدری عبداللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تھے۔ آپ نے کچھ عرصہ سڈنی (آسٹریلیا) میں اور پھر پاکستان کی دو جماعتوں سرائے عالمگیر اور حلقہ ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی میں بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے کے علاوہ تہجد کا بھی التزام کرتے تھے۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

۷۔ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالحکیم صاحب مرحوم سابق صدر جماعت مغلپورہ لاہور) 28 نومبر 06 کو لاہور میں وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں۔ نیک نمازوں کی پابند اور بہت اچھے اخلاق کی مالک خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18 مارچ 2007 کو قبل نماز ظہر مسجد فضل

لندن میں درج ذیل تفصیل سے مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ (بیگم محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم)

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ 13 مارچ کو ہارٹ اٹیک سے امریکہ میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ 23 دسمبر 1924 کو جھنگ شہر میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد چوہدری غلام حسین صاحب نہایت مخلص اور دیندار احمدی تھے جو کہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے والد مکرم چوہدری محمد حسین صاحب کے بڑے بھائی تھے۔

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ کی پیدائش سے قبل ان کے والد نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی سواری آئی ہے اور ان کے سامنے آکر رکی ہے۔ اُس میں سے ایک لڑکی باہر آئی اور کہتی ہے "السلام علیکم" چنانچہ جب آپ پیدا ہوئی ہیں تو اس رؤیا کی بناء پر آپ کا نام امۃ الحفیظ رکھا گیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم جھنگ اور مگھیانہ کے گورنمنٹ سکولوں میں حاصل کی۔ مڈل کا امتحان قادیان میں پاس کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے جب قادیان میں خواتین کیلئے دینیات کلاسز کا اجراء فرمایا تو آپ نے اُس میں داخلہ لیا اور رابعہ کلاس تک تعلیم حاصل کی۔

آپ کا نکاح محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے کوئٹہ میں پڑھا اور شادی کی تقریب جھنگ میں 19 اگست 1949ء کو منعقد ہوئی۔ شادی کے ایک ہفتہ بعد محترم ڈاکٹر صاحب کیمبرج کیلئے روانہ ہوگئے۔ دسمبر 1953ء میں آپ اپنی پہلی بیٹی محترمہ عزیزہ صاحبہ کے ساتھ کیمبرج آئیں اور پھر جنوری 1958ء سے لندن میں رہائش کی ابتداء ہوئی۔ 1960ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے دورہ انگلستان کے دوران لجنہ اماء اللہ کی ازسر نو تشکیل کیلئے الیکشن کروایا گیا تو آپ صدر لجنہ منتخب ہوئیں۔ 1960 سے 1988 تک تقریباً 28 سال آپ بحیثیت صدر لجنہ اللہ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ برطانیہ کو تمام شعبہ جات میں فعال بنانے میں دن رات کوشاں رہیں۔ ہر ایک خاتون اور بچی سے ذاتی تعلق رکھتی تھیں۔ آپ عمدہ انتظامی صلاحیت کی مالک تھیں۔ نہایت باریک بینی سے تربیتی پہلوؤں پر نظر رکھتیں اور اگر کوئی کمزوری دیکھتیں تو نہایت نرمی کے ساتھ اگلے کو اعتماد میں لیکر علیحدگی میں بڑی فراست کے ساتھ اسے سمجھاتی تھیں۔ لجنہ کا کام کرنے والی خواتین کی ہمیشہ تلاش کر کے ان میں خدمت دین کا جذبہ بیدار کرتیں۔ صدارت کے بعد بھی تادم واپسی لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی عاملہ کی اعزازی ممبر رہیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور تمام چندہ جات نہایت باقاعدگی سے بروقت ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ کو سلسلہ سے والہانہ محبت تھی۔ خلافت سے وفا اور اطاعت کا جذبہ بے حد نمایاں تھا۔ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عاشقانہ تعلق رکھتی تھیں۔ آپ اپنے عظیم شوہر کا اس لحاظ سے بیحد خیال رکھتی تھیں کہ انکی مصروفیات میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہو اور جہاں تک ممکن ہوتا آپ ان کی ممد اور مددگار بنتی تھیں۔ صبر، سادگی اور انکسار ان کی طبیعت کے نمایاں وصف تھے۔ آپ ایک مخلص باوفا اور غرباء کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد غضنفر صاحب مرحوم مربی سلسلہ 10 جنوری 2007 کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادیؓ اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ کے خاندان سے ہے۔ آپ انتہائی مہمان نواز، خوش بیان اور پر جوش داعی الی اللہ تھیں۔ اپنے محلہ میں لجنہ کی عاملہ کی ممبر رہیں۔ کواٹر تحریک جدید میں رہائش کے دوران آپ کا گھر قرآن کریم کی تدریس کا سب سے بڑا سینٹر تھا۔ جہاں سے ہزاروں بچے قرآن کے نور سے منور ہوئے۔ 1999ء میں خاوند کی وفات اور 2000 میں اپنے اکلوتے بیٹے کی وفات پر انتہائی صبر کا مظاہرہ کیا۔ پسماندگان میں اکلوتی بیٹی کے علاوہ چار پوتیاں اور تین نواسے یادگار چھوڑے ہیں۔

۲۔ مکرم میاں طارق محمود تبسم صاحب (ابن مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب مرحوم مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ) 11 ستمبر 2006ء کو لمبی بیماری کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعتی کاموں میں حصہ لینے اور خدمت کیلئے ہروقت تیار رہتے تھے۔ لین دین کے بہت صاف ستھرے تھے۔ ہر ضرورت مند کی حاجت کا خیال رکھتے۔

۳۔ مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک غلام احمد صاحب آف کنری سندھ) 30 جنوری 2007ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ ان کے ایک بیٹے محترم ملک توقیر احمد صاحب واقف زندگی ہیں اور وکالت مال ثالث ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

۴۔ مکرمہ شریفاں بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم اللہ بخش صاحب سکھانہ باجوہ ضلع گوجرانوالہ) 19 دسمبر 2006ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے بیٹے مکرم غلام احمد صاحب باجوہ کو اسیر راہ مولیٰ بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ ان کی بڑی خوش بختی تھی کہ انہوں نے باوجود نامساعد حالات کے 2005ء میں اپنے اسی اسیر راہ مولا بیٹے کی تبلیغ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

۵۔ مکرم برہان الدین روبی صاحب آف سیریا لمبی علالت کے بعد 15 مارچ 2007ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم خاموش طبع زیرک، صائب الرائے اور دیندار شخصیت کے مالک تھے۔ اپنے بچوں کے احمدیت قبول کرنے پر خوش ہوا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد یہ مزید اچھے ہوگئے ہیں۔ عموماً ہر معاملہ میں اپنے بیٹوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایت لینے کی نصیحت کیا کرتے تھے مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

۶۔ عزیزم معاذ احمد خان (ابن منصور احمد خان صاحب) 14 فروری 2007ء کو 9 سال کی عمر میں امریکہ میں بقضائے الٰہی وفات پاگیا انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم مکرم عبدالرؤف ناگی صاحب آف نیلا گنبد لاہور کا نواسہ تھا۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو۔ آمین۔

دعائے مغفرت

افسوس مکرمہ حفیظہ سلام صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم مورخہ 13 مارچ 2007ء کو بوجہ ہارٹ اٹیک دوپہر پونے تین بجے وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون آپ اپنی بیٹی محترمہ عزیزہ رحمٰن اہلیہ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب کے پاس لاس انجلس میں تھیں۔ ہارٹ اٹیک ہونے پر فوراً آپکو ہسپتال لے جایا گیا لیکن ڈاکٹروں کی بھرپور کوشش کے باوجود جانبر نہ ہوسکیں بوقت وفات آپ کی عمر 80 برس تھی۔ آپ موصیہ تھیں چنانچہ آپ کی نعش کو براستہ لندن ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپکی تدفین عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

ضروری اعلان بسلسلہ تقاریب آمین

تمام امراء کرام صوبائی سرکل انچارج صاحبان وصدر صاحبان جماعت سے درخواست ہے کہ بھارت میں جہاں جہاں پر تقاریب آمین کا انعقاد ہوا اس کی مختصر رپورٹ کے ساتھ ساتھ فوٹوز بھی دفتر تعلیم القرآن کو ارسال فرمائیں جزاکم اللہ۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

☆......خاکسار کی بیٹی عزیزہ عندلیب عائشہ بنت گل محمد شاہ صاحب ساکن چھتراک محلہ بھدرک صوبہ اڑیسہ کا نکاح مسمی مرزا افروز علی بیگ ابن امجد علی بیگ صاحب ساکن مانیکا گوڑہ ضلع خوردہ کے ہمراہ چالیس ہزار ایک روپیہ حق مہر پر 24.12.06 کو محترم جمال شریعت صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھایا اسی دن تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہردوفریقین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ اعانت بدر ایک صد روپے۔ (گل محمد شاہ۔ بھدرک)

☆......مورخہ ۲۲ فروری کو عزیزہ امۃ السلام صفیہ ہما بنت مکرم امیر احمد صاحب مرحوم آف فلک نما حیدرآباد کا نکاح مکرم محمد مبارک احمد صاحب ابن مکرم محمد فضل صاحب اچم پیٹھ آندھرا پردیش کے ساتھ مبلغ 25000 روپے حق مہر پر خاکسار نے پڑھایا۔ اس کے بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کیلئے خصوصی درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر دو صد روپے۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ حیدرآباد)

درخواست دعا

خاکسار کے والد مکرم نذیر احمد صاحب راتھر آف بالسو کشمیر 13 دسمبر 2006ء کو گھر سے جلسہ سالانہ قادیان کی غرض سے نکلے تھے لیکن آج تک جبکہ 4 مہینے سے زائد کا عرصہ ہوگیا ہے گھر واپس نہیں آئے ہیں۔ موصوف بہت بزرگ اور پرانے احمدی ہیں اور ہر سال جلسہ سالانہ قادیان پر جاتے تھے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو جلد گھر واپس لوٹادے۔ (سریر احمد راتھر۔ بالسو کشمیر)

اعلانات نکاح

☆......مکرمہ شگفتہ نورین صاحبہ بنت مکرم خلیل احمد صاحب آف دھری ریلوٹ راجوری کا نکاح ہمراہ مکرم محمد اسحاق صاحب ولد مکرم عبدالحکیم صاحب آف دھری ریلوٹ راجوری حق مہر ایک لاکھ اسی ہزار روپے پر مورخہ 14.12.06 کو بشارت احمد محمود صاحب خادم سلسلہ نے پڑھایا۔ (اعانت بدر ایک صد روپے)

☆......مکرمہ نازیہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد شفیع صاحب چوکیدار آف دھری ریلوٹ راجوری کا نکاح ایک لاکھ روپے حق مہر پر ہمراہ مکرم منصور احمد صاحب ولد مکرم منظور احمد صاحب آف چارکوٹ راجوری مکرم بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ نے مورخہ 21.2.07 کو پڑھایا۔ (اعانت بدر-/50 روپے)

☆......مکرمہ آفیرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالقدیر صاحب آف دھری ریلوٹ راجوری کا نکاح ہمراہ مکرم تسلیم احمد صاحب ابن مکرم عبدالبصیر صاحب آف صلواہ تحصیل مینڈر ضلع پونچھ پینتالیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم بشارت احمد صاحب محمود مبلغ سلسلہ نے مورخہ 25.2.07 کو پڑھایا۔ احباب جماعت وقارئین بدر سے ان تمام رشتوں کے جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر پچاس روپے۔

(مبارک احمد بٹ قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16256 :: میں ڈاکٹر اکرام اللہ ٹاک ولد حبیب اللہ ٹاک قوم مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن یاری پورہ ڈاکخانہ یاری پورہ ضلع اسلام آباد صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 31.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ یاری پورہ کشمیر میں خاکسار کا رہائشی مکان دو منزلہ ہے جس کی قیمت اندازاً دو لاکھ پچاس ہزار روپے ہے۔ اس مکان میں خاکسار کے بہن بھائی والد صاحب رہائش پذیر ہیں۔ مکان تین مرلہ پر مشتمل ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 17000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ماہ اگست سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرشید ضیاء — العبد ڈاکٹر اکرام اللہ ٹاک — گواہ میر عبدالرحمٰن

وصیت 16258 :: میں امۃ الحفیظ زوجہ محمد ظفر الحق قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.11.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ حق مہر 20000 بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ہار دو عدد وزن 40 گرام۔ کڑے دو عدد وزن 24 گرام بالیاں دو جوڑی وزن 08 گرام۔ انگوٹھی دو عدد وزن 08 گرام کل وزن 80 گرام قیمت 48000 روپے۔ زیور نقرئی پازیب ایک جوڑی دو تولہ ۲۰۰ روپے۔ میرا گزارا آمد از خورد و نوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ظفر الحق — العبد امۃ الحفیظ — گواہ سی وی عطاء الرب

وصیت 16259 :: میں محمد ظفر الحق ولد محمد عبدالحق قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 25.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد محمد ظفر الحق — گواہ محمد نصیر الحق

وصیت 16260 :: میں یاسین خان معلم وقف جدید ولد رفیق خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن حسن گڑھ ڈاکخانہ حسن گڑھ ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد یاسین خان — گواہ رفیق احمد عاجز

وصیت 16261 :: میں عبدالغنی معلم سلسلہ ولد رمضان خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1983 ساکن برانتیا خورد ڈاکخانہ برانتیا خورد ضلع پالی صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3288 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد رفیق بھٹی — العبد عبدالغنی — گواہ محمد امین الدین

وصیت 16262 :: میں سرور احمد خان ولد نفع خان قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن حسن گڑھ ڈاکخانہ حسن گڑھ ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 20.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد عاجز — العبد سرور احمد خان — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16265 :: میں نصیب خان معلم سلسلہ ولد حنیف خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن حسن گڑھ ڈاکخانہ حسن گڑھ ضلع حصار صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد عاجز — العبد نصیب خان — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16266 :: میں یاسین سروہا ولد مہر دین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1996ء ساکن لون ڈاکخانہ لون ضلع جیند صوبہ ہریانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 3068 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد عاجز — العبد یاسین سروہا — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16267 :: میں عبدالباسط ولد عبدالحلیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ مکان مشترکہ مع زمین ڈیڑھ کٹھہ بمقام خانپور ملکی بہار ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد عاجز — العبد عبدالباسط — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16268 :: میں رشید احمد خان ولد ناصر احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 26.11.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ 2980 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.12.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ رفیق احمد عاجز — العبد رشید احمد خان — گواہ محمد انور احمد

پاکستان میں وکیلوں کے مظاہرے

رانا بھگوان داس نے 24؍مارچ کو پاکستان کے قائم مقام چیف جسٹس کا عہدہ سنبھال لیا۔ بھگوان داس معطل چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری پر لگے الزامات کی تحقیقات کر رہی جوڈیشل کونسل کے چیئر مین بھی ہیں۔ قائم مقام چیف جسٹس بننے کے بعد پہلی مرتبہ میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا سماعت میں ملک کے مفادات کو پیش نظر رکھا جائے گا جو کہ سیاسی دباؤ سے مُبّرَا ہوگی۔ رانا بھگوان داس جو اس عہدہ پر بیٹھنے والے پہلے ہندو ہیں کہا کہ افتخار چوہدری کے خلاف عہدہ کے غلط استعمال اورر بد اطواری کے الزامات کی میرٹ پر بغیر کسی ڈر کے جانچ ہوگی۔ انہوں نے بی بی سی کو بتایا کہ ہم ملک کے حق مین فیصلہ لیں گے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ اس سلسلہ میں ہماری مدد کرے گا۔ جسٹس داس نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ توقع نہیں کرتے کہ صدر پرویز مشرف پانچ ججوں پر مشتمل سپریم جوڈیشل کونسل پر موافقانہ فیصلہ دینے کے لئے دباؤ ڈالیں گے۔

واضح رہے کہ گزشتہ دنوں ماہِ مارچ کے ابتدائی دنوں میں چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو صدر پرویز مشرف نے معطل کردیا۔ ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو محکمہ پولیس میں اعلیٰ عہدے پر مقرر کروانے کے لئے اپنے عہدے کا ناجائز استعمال کیا ہے۔

جسٹس افتخار محمد چوہدری کی برخاستگی کو ایک ''دہشت گرد تانا شاہی'' بتاتے ہوئے پاکستان کی اپوزیشن اور حقوق انسانی تنظیموں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ یہ اس سال ہونے والے عام چناؤ ٹالنے کیلئے ایمر جنسی لگانے کی صدر پرویز مشرف کی ایک چال ہو سکتی ہے۔

چوہدھری کی معطلی پورے برصغیر ہند میں جیوڈیشری کے خلاف آج تک کی سب سے بڑی کاروائی بتایا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکستان سرکار نے ملک کے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو اس لئے معطل کردیا ہے کیونکہ انہوں نے کم از کم 4 ہائی پروفائل کیسوں میں سرکار کے خلاف فیصلہ دیا تھا جن میں جبری گمشدگی کا کیس بھی شامل ہے جس میں انہوں نے سرکار کو ہدایت کی تھی کہ وہ لاپتہ لوگوں کو ڈھونڈ کر آزاد کرے جنہیں انٹیلی جینس ایجنسیوں نے غیر قانونی طور پر حراست میں لے رکھا ہے۔ دوسرے مقدمات جن میں چیف جسٹس نے سرکار کے خلاف فیصلے دیئے تھے ان میں 2006ء میں پاکستان سٹیل کمپنی کی فروخت کو روکنا، پبلک پارکوں کو کمرشیل پلازوں میں تبدیل کرنے پر پابندی اور پتنگ بازی کو نقصان دہ قرار دیتے ہوئے اس پر روک لگانا شامل ہیں۔ تاہم اس سال پنجاب سرکار نے اپنی ایک قانون سازی کے ذریعے بسنت پر پتنگ بازی کی اجازت دے دی۔ اب بڑی تعداد میں سیاسی کیس جن میں موجودہ اسمبلیوں کے ذریعے صدر کا چناؤ، ایم ایم اے کے 68 ممبران پارلیمنٹ کی مدرسہ ڈگریوں کی قانونی حیثیت، انتخاب ملتوی کرنا اور دیگر کئی کیس جلد ہی چیف جسٹس کے سامنے آنے والے تھے۔

چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی معطلی کے خلاف احتجاج کا سلسلہ پورے پاکستان میں آج تک جاری ہے۔ اسلام آباد، کراچی، کوئٹہ، پشاور اور لاہور میں وکلاء اور سیاسی جماعتوں کی جانب سے مسلسل مظاہرے کئے گئے۔ حیدر آباد، سکھر، لاڑکانہ، نواب شاہ، میر پور خاص، خیر پور سمیت تمام اضلاع میں وکلاء نے عدالتی کاروائی کا بائیکاٹ کر کے جلوس نکالے۔ ملک میں جگہ جگہ شٹر بند ہڑتال کی گئی۔ وکلاء کا کہنا ہے کہ چھوٹے ججوں نے بڑے فیصلے کئے ہیں اب بڑے ججوں کا فرض ہے کہ وہ مشترکہ بڑے فیصلے کریں تاکہ اس ملک کی تقدیر تبدیل ہو جائے۔ وکلاء نے روزانہ ایک گھنٹہ عدالتی بائیکاٹ اور ایم اے جناح روڈ پر دھرنے کا اعلان کیا۔

معطل شدہ چیف جسٹس نے اپنے آپ کو بالکل بے گناہ بتاتے ہوئے مانگ کی ہے کہ سپریم جیوڈیشل کونسل ان کے خلاف کھلا کیس چلائے۔ چوہدری نے کہا کہ اس مقدمے کے متعلق میری عرض یہ ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں اسی لئے میں کہتا ہوں کہ مجھ پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ ساری پبلک کو بتائے جائیں تاکہ سچ کا سب کو پتہ لگ سکے۔ انہوں نے کہا کہ میں سارے پاکستان کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے چیف جسٹس کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ سیاسی رہنماؤں نے صدارتی ریفرنس کو غیر آئینی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ افتخار محمد چوہدری کو بلوچستانی ہونے کی سزا دی گئی ہے۔

❀❀❀

اخبار بدر کی مالی قلمی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز

الرحیم جیولرز

پروپرائیٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز

پتہ: خورشید کلاتھ مارکیٹ

حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

افغانستان میں ناٹو کا حشر بھی سوویت روس جیسا ہو سکتا ہے

- ❖ اگر وہاں ڈھونڈ و اور قتل کر دو کی پالیسی پر عمل جاری رہا
- ❖ اور دروازے توڑ کر گھروں میں گھس کر مسلمان خواتین کی بے حرمتی کا سلسلہ چلتا رہا
- ❖ تو یہ افغانستان ہو یا عراق ہم مقامی آبادی کی حمایت حاصل کرنے کی بجائے اس سے محروم ہوں گے
- ❖ اس کا صحیح حل تمام قبائلی گروہوں کے ساتھ مذاکرات ہے **(پیٹرک سیل)**

1980 کی دہائی میں سوویت یونین ایک لاکھ فوجی نفری رکھنے کے باوجود افغانستان میں ناکام ہو گیا اور اسے فی الواقع وہاں سے نکلنا پڑا۔ سلطنت برطانیہ کبھی افغانستان پر قابض ہونے میں کامیاب نہ ہو سکی کیا ناٹو بھی اسی حشر سے دوچار ہوگا؟

ایک بات واضح ہے کہ ناٹو کا ایک سخت گوریلا فورس سے مقابلہ ہے جو ایک طویل عرصے تک فوجی کاروائی کا سامنا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے جو غیر ملکی قابضین سے شدید نفرت کرتی ہے اور اسلامی عقائد اور قبائلی یک جہتی کے جذبات سے سرشار ہے۔ اگر وہاں فوجی آپریشن میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اس کے متوازی نقصانات کا بھی سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیے۔ اگر وہاں ڈھونڈ و اور قتل کر دو کی پالیسی پر عمل جاری رہا اور دروازے توڑ کر گھروں میں گھس کر مسلمان خواتین کی بے حرمتی کا سلسلہ چلتا رہا تو یہ افغانستان ہو یا عراق ہم مقامی آبادی کی حمایت حاصل کرنے کی بجائے اس سے محروم ہوں گے۔

افغانستان میں فوجی کاروائیوں کی بدولت ہم سنگین مسائل سے دوچار ہیں۔ مرکزی حکومت بے حد کمزور ہے۔ حالات ناموافق ہیں کیونکہ ایک جدید فوج کی سہولت اور آسانی کے لئے وہاں انفراسٹرکچر ہی موجود نہیں ہے۔ جنگوں کی وجہ سے ملک تباہ حال ہے اور اس کی آبادی شدید صدمے کی کیفیت سے گزر رہی ہے افغان عوام بہر صورت غیر ملکیوں سے شدید متنفر اور اپنے اسلامی عقائد پر سختی سے کاربند ہیں۔ غیر ملکی افواج کو دو اور لاینحل مسائل کا بھی سامنا ہے۔ پہلا یہ ہے افغان معیشت کا بڑا انحصار پوست کی کاشت اور منشیات کی تجارت پر ہے۔ محض یہ خوف کہ غیر ملکی افواج ان کی پوست کی فصل اور تجارت کو نقصان پہنچانا چاہتی ہیں مقامی آبادی کو ان کے خلاف بھڑکانے کے لئے کافی ہے۔ دوسرا اہم مسئلہ افغانستان کی طویل پہاڑی سرحد ہے۔ سنگلاخ پہاڑی سلسلے طالبان کے لئے محفوظ پناہ گاہیں ہیں۔ عراق کی طرح شاید افغانستان میں بھی تمام قبائلی گروہوں کے ساتھ مذاکرات کی ضرورت ہے۔ یہ گروہ خواہ پشتون ہوں یا غیر پشتون، خصوصاً افغان صدر حامد کرزئی اور طالبان کے مابین مکالمے کی اشد ضرورت ہے۔

عراق کی طرح مسئلہ افغانستان کے علاقائی حل کے لئے بھی اس کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ مذاکرات کرنا ہوں گے۔ ایک سخت فوجی کاروائی کی بجائے مذاکرات کے ذریعے معاملے کا حل ایک بہتر راستہ ہے ناٹو کے ممبر ممالک بنیادی امور پر آپس میں تقسیم ہیں۔ جہاں فوجی کمانڈر مزید فوجی بھیجنے پر زور دے رہے ہیں وہیں اہم یورپی ممالک کے سیاسی لیڈر اس کی تعمیل سے گریزاں ہیں۔

اتحادی ممالک میں ایک اور سنگین اختلاف اس بات پر ہے کہ فوجی کاروائی کو ترجیح دی جائے یا تعمیر نو کے کام کو اولیت دی جائے۔ ایک اور اختلافی نکتہ یہ ہے کہ ناٹو کو واقعی افغانستان میں ایک مکمل جنگ لڑنی چاہیئے؟ ناٹو کے اتحادی ممالک میں ایسا ہی بنیادی اختلاف اسٹراٹیجک مقاصد اور ترجیحات کا ہے۔ جب عراق کے خلاف امریکی جنگ اور ایران کے خلاف اس کی جارحانہ پالیسی کے تناظر میں دیکھا جائے تو امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک میں اختلاف کی نوعیت اور بھی سنگین ہو جاتی ہے۔ مسلمہ بصیرت کے زاویہ نظر سے دیکھا جائے تو افغانستان میں ناٹو مشن اتحادی ممالک کے سیاسی عزم اور عسکری صلاحیتوں کا کڑا امتحان ہے۔

اکثر کہا جاتا ہے کہ اگر ناٹو افغانستان میں ناکام ہو گیا تو اتحاد ٹوٹ سکتا ہے۔ افغان مشن کے حوالے سے ناٹو کے سیکرٹری جنرل جاپ شیفر کا کہنا ہے ''ناٹو کو اس وقت سب سے بڑا چیلنج کا سامنا ہے لیکن وہ بین الاقوامی سلامتی میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔'' کیا یہ بات درست ہے یا دوسری بات کہ ناٹو تعمیر نو کی بجائے تباہی زیادہ پھیلا رہا ہے اور یہ کہ غیر حقیقی اسٹراٹیجک مفادات کے حصول کے لئے وہ تشدد اور بدامنی میں اضافہ کر رہا ہے۔ بعض مبصرین کا مؤقف ہے کہ افغانستان میں استحکام کے لئے پانچ سال کا عرصہ لگ سکتا ہے کیا ناٹو اور امریکہ اتنی دیر ثابت قدم رہ سکتے ہیں۔؟ امریکہ کا 2008ء کا زیر بحث ریکارڈ دفاعی بجٹ 625 ارب ڈالر ہو چکا ہے جو کل وفاقی اخراجات کا پانچواں حصہ ہے امریکی کانگریس اور عوام پیسے کا اتنا ضیاع کب تک برداشت کریں گے جبکہ اندرون اور بیرون ملک ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

❀❀❀

اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں

یہ بھی تبلیغ کا ایک بہترین ذریعہ ہے

بقیہ اداریہ از صفحہ: 2

'' جو شخص ایسے لوگوں کو (یعنی غیر احمدی رشتوں کو) چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ اس فرمان کی روشنی میں خلیفۂ وقت کی طرف سے ایسے احمدیوں کو اخراج از نظام جماعت کی سزا بھی دی جاتی رہی ہے جو اپنی لڑکیوں کی شادیاں غیر احمدی لڑکوں سے کر دیتے ہیں۔ یا ایسے لڑکے جنہوں نے غیر احمدی لڑکیوں سے شادیاں کیں اور جن کے نکاح غیر احمدیوں نے پڑھائے۔

پس یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہئے کہ غیر احمدیوں کو اپنی لڑکی دینا تو سخت منع اور گناہ ہے لیکن اگر مجبوری سے غیر احمدی لڑکی سے شادی کرنا پڑے تو پہلے خلیفۂ وقت سے تمام کوائف بتا کر اس کی اجازت حاصل کریں، اس کے بعد ہی ایسا رشتہ کریں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اجازت کا مسئلہ تو ایک الگ چیز ہے جو ایک قانون کی حد تک ہے لیکن دین کو ترجیح دینے کا واضح حکم ہے اور دین کو ترجیح نہ دینے کے نقصانات کا بھی واضح بیان ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جو لوگ اہل کتاب کے حوالے سے غیر مذاہب میں رشتے جوڑتے ہیں، یا غیر احمدی لڑکیوں سے رشتے کرتے ہیں، اگر بیویوں پر ان کا کنٹرول نہ ہو تو اِلَّا مَاشَاءَ اللہ ان میں سے اکثر کی اولادیں تباہ و برباد ہو گئیں اور پھر ہماری جماعت کے معاملہ میں تو یہ بات اور بھی اہم ہے اس لئے کہ بعض مخالفین جان بُوجھ کر اور سازش سے نئے احمدیوں کو **ایسے رشتوں کی تحریک** کرتے ہیں اور ابتداء میں نرمی اور ملائمت سے اور چاپلوسی کی باتیں کر کے اپنے چنگل میں پھنسا لیتے ہیں پھر شادی ہو جانے کے بعد احمدیت سے ارتداد اختیار کرنے کا دباؤ ڈالتے ہیں۔ اور اگر کوئی بات نہ مانے تو رشتہ توڑ دینے کی دھمکی دیتے ہیں۔ جھوٹے مقدمے بنا کر کورٹ کچہریوں کے چکر لگواتے ہیں اور پھر اس وقت کمزور لوگوں کے لئے احمدیت چھوڑنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ اور اگر اپنے قول پر اٹل رہے تو پھر مقدموں کی پیروی میں وقت اور روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اُس وقت اس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ '' دین کو ترجیح دو'' یاد آتا ہے لیکن وقت گزر چکا ہوتا ہے اور وہ سوائے حسرت ویاس کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جماعت کے عہدیداران اور مبلغین و معلمین کرام کا فرض ہے کہ بار بار احباب جماعت کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمان یاد دلاتے رہیں کہ حتی الوسع غیر احمدیوں سے رشتہ کرنے سے احتراز کریں اور اگر کوئی مجبوری سے غیر احمدی لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے تو پہلے اسے حضرت خلیفۃ المسیح سے اجازت لینی چاہئے اور پھر اس شرط پر نکاح ہونا چاہئے کہ احمدی نکاح خوان نکاح پڑھائے گا۔

اس دَور میں ہماری قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ ہم حکم و عدل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات و فرمودات کو نہایت زور سے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں احباب جماعت تک پہنچائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ عرض کرنا بھی نہایت ضروری ہے کہ غیروں سے رشتہ لینا تو الگ بات ہے اگر احمدیوں کے آپسی رشتے بھی دین کو ملحوظ رکھ کر نہیں ہونگے تو ان میں بھی برکت کا ملنا نہایت مشکل امر ہے۔ سرورِ کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ مال و دولت، حُسن و جمال اور حسب و نسب کو دیکھ کر رشتے کئے جاتے ہیں لیکن تم دین کو ترجیح دو، یہ فرمان ہمیں بتاتا ہے کہ حُسن و جمال اور اپنے کفو کے اعتبار سے مال و دولت یا حسب و نسب دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن ان چیزوں کو بہر حال اوّلیت حاصل نہیں ہے اوّلیت تو صرف اور صرف دینداری کو ہی حاصل ہے۔ کئی بار دیکھا ہے کہ اگر صرف حُسن و جمال کو دیکھ کر شادی کر لی جائے اور اخلاق و دینداری کو نظر انداز کر دیا جائے تو حُسن و جمال کی عارضی چمک دمک سے جب دل بھر جاتا ہے تو ایسے رشتوں میں بگاڑ آنا شروع ہو جاتا ہے اگر مال و دولت اور جہیز کی لالچ میں رشتے کئے جائیں تو زندگی بھر حرص و لالچ پھر پیچھا کرتی ہے اور انسان کو چین کی زندگی گزارنے نہیں دیتی اور جہیز کے لالچی جب ایک بار منہ سے مانگ کر کوئی چیز لیتے ہیں تو ان کی لالچ پھر انہیں کسی دوسری چیز کیلئے اُکساتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رشتے بکھر جاتے ہیں، ٹوٹ جاتے ہیں اور پھر دونوں خاندانوں کا امن و سکون برباد ہو جاتا ہے۔

یہ بات یاد رکھنے کی ہے کہ رشتوں کا مقصد پیدائش کے ساتھ ساتھ جنسی تعلقات کے نتیجہ میں حصول اولاد کے علاوہ ذہنی و قلبی سکون حاصل کرنا بھی ہے۔ اور ذہنی اور قلبی سکون ہی ایک انسان کی دولت ہے۔ ہر انسان زندگی گزارنے کے لئے اور اپنی معاشیات کو بہتر بنانے کیلئے کوئی نہ کوئی کام کرتا ہے، تجارت کرتا ہے، زراعت کرتا ہے یا ملازمت کرتا ہے اور اس حصول معاش کی فکر میں سخت ذہنی تناؤ اور بے چینی کا شکار ہو جاتا ہے جس کے بعد وہ اپنے گھر میں جا کر وہ سکون حاصل کرنا چاہتا ہے جس سے وہ اپنی زندگی کیلئے پھر سے توانائی حاصل کر سکے لیکن جو لوگ شادی کو بھی کمائی اور معاش کا ذریعہ بنا لیتے ہیں ان کی شادیاں بھی ان کی زندگیوں کو بے سکونی اور بے اطمینانی سے بھر دیتی ہیں اور جس مقصد کی خاطر شادی کی جاتی ہے اس سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ ایسے انسانوں کا ذہنی تناؤ اور قلبی بے چینی ان کے کاروبار سے نکل کر ان کے گھروں میں بھی آ جاتی ہے اور جسمانی تکان اور ذہنی تناؤ کے بعد گھروں میں آ کر راتوں کو سونے کے لئے انہیں نیند کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں اور پھر رفتہ رفتہ ایسے لوگ گھر کی چار دیواری کے باہر ناجائز طریقوں سے سکون و اطمینان حاصل کرتے ہیں۔ پس دیکھئے شادی جو تجارت نہیں تھی بلکہ سکون حاصل کرنے کا ایک ذریعہ تھی جب اس مقصد کو انسان نے بھلا کر اس کو بھی تجارت کی ایک قسم بنا دیا تو کس قدر تکلیف دہ حالات پیدا ہو گئے۔ ایسا انسان نہ صرف خود برباد ہوتا ہے بلکہ اس کی اولاد بھی بربادی و بداخلاقی کا شکار ہو جاتی ہے۔ میاں بیوی اور ان کے رشتہ دار جب دنیوی لالچ کی خاطر یا دیگر بداخلاقیوں کی وجہ سے آپس میں لڑتے ہیں اور زندگی میں تلخیاں گھولتے ہیں تو اس کا لازمی اثر ان کی اولادوں پر بھی پڑتا ہے۔ پس شادی کو کاروبار مت بناؤ یہ تو حصول سکینت اور اطمینان کی خاطر ہے تا کہ زندگی کے دن آرام و عافیت سے کٹیں اور ایک نسل سے دوسری نسل تک دینداری پھیلتی چلی جائے۔

شادی کو تجارت بنانے کے علاوہ ایک اور امر بھی ہے جس سے شادی کی خوشیاں تار تار ہو جاتی ہیں اور وہ ہے شادی کے موقع پر بلاوجہ کے رسوم و رواج اور فضول خرچیاں اور قرض لے کر دکھاوا کرنا اور جھوٹی شان دکھانا۔ یہ رسوم و رواج اور دکھاوے انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر اخراجات کراتے ہیں اور جھوٹی واہ واہ کے بعد شادی کرنے والا اور اس کے لواحقین بوجھ تلے دب جاتے ہیں کہ بعض دفعہ شادی شدہ زندگی تو ختم ہو جاتی ہے لیکن قرض اپنی جگہ پھر بھی قائم رہتا ہے۔

یہ وہ نقصانات ہیں جو اس انسان کو بھگتنے پڑتے ہیں جو خدا کے پیارے نبی سرورِ کائنات حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو ٹھکراتا ہے اور اس دَور میں مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء عظام کی نصیحتوں پر عمل نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب احمدیوں کو مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات پر عمل کرتے ہوئے ایسے رشتے کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس رنگ میں شادیاں کرنے کی سمجھ بخشے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والے ہوں تا کہ ہماری زندگیاں خوشنودیٔ خداوندی کے عطر سے مہکنے والی ہو۔ آمین۔ وَبِاللہِ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
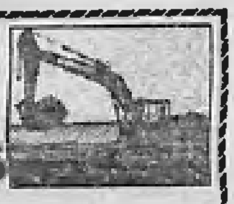
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز | الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ | کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ | گولبازار ربوہ
فون 047-6213649 | 047-6215747

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872 -224074
(M) 98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
اللہ الیس عبدہ بکاف

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران ۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 Thursday 05th April 2007 Issue No.14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی کے ترجمۃ القرآن کے متعلق

علماء حرمین کا فتویٰ

ذیل میں بریلویوں کے اعلیٰ حضرت ''مجدد الملت'' احمد رضا خان بریلوی کے ترجمۃ القرآن ''کنز الایمان'' کے متعلق علماء حرمین شریفین کا وہ فتویٰ درج کیا جا رہا ہے جو ''انجمن تنظیم الاسلام'' والحفاظ'' نصرت پور باندی گاؤں بائی پاس روڈ شاہجہانپور یوپی نے شائع کیا ہے۔ اس فتویٰ کا جواب تو بریلوی علماء ہی دیں گے ہم قارئین بدر کی اطلاع و ازدیاد علم کے لئے ذیل میں اس کی فوٹو کاپی شائع کر رہے ہیں۔

علماء حرمین کا فتویٰ

الجنة الدائمه: جس میں حرمین شریفین سمیت پورے سعودی عرب کے نامور علماء شریک ہیں۔ اس مجلس سے تحت وہ مختلف مسائل پر بحث کرکے اپنا آخری فیصلہ دیتے ہیں۔ اس مجلس کے رئیس عام (صدر) سعودی عرب کے سب سے بڑے عالم شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز ہیں۔ حکومت کا ہی ایک دوسرا ادارہ ''رابطۂ عالمی اسلامی'' بھی ہے۔ جس کا صدر دفتر مکہ مکرمہ میں ہے۔ یہ ادارہ دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں پوری دنیا میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔

رابطۂ عالم اسلامی کے ہفتہ وار ترجمان ''اخبار العالم الاسلامی'' کے شمارہ یکم شعبان ۱۴۰۳ھ میں شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کا ایک فتوی شائع ہوا ہے۔ جو یہ کہ مولوی احمد رضا خاں کا ترجمۂ قرآن اور اس پر مولوی نعیم الدین مرادآبادی کا حاشیہ مليئة بالشرك والبدع والآراء الباطلة یعنی شرک، بدعت اور باطل خیالات سے بھرا ہوا ہے۔ مثلاً انبیاء و اولیاء سے بعد وفات استعانت اور یہ کہ انھیں علم غیب تھا۔ اور انبیاء کرام بشر نہ تھے وغیرہ وغیرہ۔ شیخ نے اپنے فتوی میں آخر میں چل کر کہا ہے کہ کلام اللہ کو تحریف سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے سارے نسخے جلا دیئے جائیں۔

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کے اس فتوی کو اللجنة الدائمة للبحوث العلمية الخ کے سارے ممبران کی حمایت حاصل ہے۔ اور سب شیوخ کے فتوی سے کلیۃً متفق ہیں۔

اس ترجمے اور حاشیے کے متعلق اسی طرح کا اعلان خود رابطۂ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی طرف سے بھی آیا ہے۔ چنانچہ سعودی عرب کے وزارت حج و اوقاف کی طرف سے شائع ہونے والے [illegible] کے شمارہ میں صفحہ ۹۳ پر اس کی تفصیل ان الفاظ میں موجود ہے۔

حضرت الامانة العامة رابطہ عالم اسلامی کی سکریٹریٹ نے

لرابطة العالم الاسلامي من خطورة ترجمة معاني القرآن الكريم باللغة الاردية لاحمد رضا خان وحاشية تفسير محمد نعيم الدين مراد آبادي لما تشتمل عليه من اكاذيب وخرافات وبدع وقد قامت الامانة العامة في تعميم اصدرته بهذا الشأن جميع المعاهد والمراكز الاسلامية والعربية وكافة المسئولين بها متابعة هذه النسخ واحراقها حفاظا على كلام الله عز وجل من التحريف

ومما يجدر ذكره ان الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد كان قد حذر من هذه الترجمة التي قامت بطبعها (شركة تاج) المحدودة

احمد رضا خاں کے کئے ہوئے قرآن کے اردو ترجمہ و تشریح اور اس پر نعیم الدین مرادآبادی کا حاشیہ ''تفسیر نعیمی'' کی خطرناکیوں سے بچنے اور محتاط رہنے کی ہدایت کی ہے۔ کیونکہ وہ جھوٹ، خرافات اور بدعات کا پلندہ ہیں۔ سکریٹریٹ نے یہ تنبیہ کیا ہے کہ ان کی اس ہدایت کو تمام اسلامی و عربی اداروں اور مراکز نیز وہاں کے ذمہ داروں تک پہونچا دیا جائے۔ وہ سب بھی اس ترجمہ و تفسیر پر پوری نظر رکھیں۔ اور کلام اللہ کو تحریف سے بچانے کے لئے اس ترجمہ و تفسیر کے سارے نسخوں کو جلا دیں۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز جو کہ ادارہ بحوث علمیہ و افتاء و دعوت و ارشاد کے صدر ہیں۔ وہ اس سے قبل اسی ترجمہ پر جو تاج کمپنی لمیٹڈ کا شائع کردہ ہے آگاہی دے چکے ہیں۔

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز نے ہمیں بھی یہ اطلاع دی ہے چنانچہ دو اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد کے پتہ پر نمبر [illegible] بتاریخ نمبر ۲۶۹۲/۵ج و ۵/۱۴۰۳ھ کا چھپا ہوا ہے، انہی

كتبت الى معالي سفير المملكة العربية السعودية في دلهي الجديدة بيد انه اخبرته ان هذه الطائفة وثنية وقد حرفوا القرآن الكريم وسبوا بعض العلماء السلفيين ولديهم معتقدات باطلة فلا يلتفت الى ما يقدم منهم لترديج باطلهم متى حصل منهم ذلك۔ میں نے سعودی عرب کے سفیر کے پاس نئی دہلی خط لکھ دیا ہے اور انہیں بتا دیا ہے کہ یہ فرقہ بت پرست ہے۔ ان لوگوں نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے اور یہ لوگ بعض علماء سلف کو گالیاں دیتے ہیں اور باطل عقائد رکھتے ہیں۔ لہٰذا ان کے باطل کی ترویج کے لئے ان کی جانب سے جو درخواست پیش کی جائے اور جب بھی پیش کی جائے اس طرف کوئی توجہ نہ دی جائے۔

شیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز نے سعودی سفارت خانہ واقع نئی دہلی کو مطلع کر دیا ہے کہ اگر پابندی کے خلاف آپ لوگوں کی طرف سے احتجاجی قرار دادیں اور بیانات ان تک پہونچیں اور آپ کی جانب سے ان کے پاس پابندی اٹھانے کا مطالبہ سامنے آئے تو اس پر قطعی دھیان نہ دیں اور سیدھے اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیں

انجمن تنظیم العلماء والحفاظ

نصرت پور باندی گاؤں، بائی پاس روڈ، شاہجہاں پور